اللہ کی ہدایت ظاہر ہوچکی ہے

دنیا پرستی کی یہ سرشاری قوموں کی گم راہی کا بہت بڑا سبب رہی ہے خصوصاً فتح و اقبال کے حصول کے بعد۔اس لیے پے رواں دعوت حق کو خصوصیت کے ساتھ متنبہ کیا جاتا ہے کہ اس صورت حال سے اپنی حفاظت کریں۔

اللہ کی ہدایت ظاہر ہوچکی ہے اور وہ سب کچھ تمہیں بتایا جاچکا ہے جس کی استقامت حق کے لیے ضرورت تھی۔ اس پر بھی اگر تم نے ٹھوکر کھائی اور راہ ہدایت پر قائم نہ رہے تو یہ نعمت الٰہی کو محرومی سے بدل دینا ہوگا۔

اگر ایک گروہ کے ایمان و یقین کے لیے کلام الٰہی کی ہدایت کافی نہیں تو پھر اس کے بعد یہی رہ گیا ہے کہ خدا اس کے سامنے آکر اپنی زبان سے کہہ دے کہ ''میں تمہارا خدا ہوں، مجھ پر ایمان لاؤ'' لیکن نہ ایسا ہوا ہے اور نہ ہوسکتا ہے۔

ایمان کی برکتیں اور سعادتیں حاصل کرنے کے لیے صرف یہی کافی نہیں کہ اسلام کے دائرے میں آجاؤ، بلکہ چاہیے کہ پوری طرح آجاؤ یعنی اعتقاد و عمل کے ہر گوشے میں ایمان کی روح تمہارے اندر پیدا ہوجائے اور از سرتا پا پیکر ایمان ہوجاؤ۔

(ترجمان القرآن جلد۲، ص۱۶۴-۱۶۵، امام الہند مولانا ابوالکلام آزادؒ)

درس حدیث

محمد اظہر مدنی

یا باغی الخیر اقبل

عن ابی هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : "اذا دخل شهر رمضان فتحت ابواب الجنة وغلقت ابواب النار وسلسلت الشياطين "(رواہ البخاری:۱۸۹۹ومسلم۱۰۷۹)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب رمضان کا مہینہ شروع ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔

تشریح: رمضان المبارک کا مہینہ خیر و برکت، اجر وثواب، رحمت و مغفرت، صبر واستقامت، توبہ واستغفار، عدل ومساوات، غم خواری وغمگساری، احساس ندامت وشرمندگی، شوق عبادت، خشوع وخضوع اور تقویٰ وطہارت کا مہینہ ہے۔اس ماہ کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ اس میں قرآن کریم کا نزول ہوا۔اس کا ہر ہر لمحہ رحمتوں، برکتوں اور نوازشوں سے بھرا پڑا ہے۔روحانیت کا ایسا پرکشش منظر کہ ہر اہل ایمان کا دل رویت ہلال کی خبر سے جگمگا اٹھے۔ اپنے اپنے اندرون میں تبدیلی محسوس کرنے لگے، صلاۃ تراویح کی چاشنی، قیام اللیل کی حلاوت، سحری کی برکت، افطار کے اجر وثواب، مساجد کی رونقیں اور صدقہ وخیرات کے اہتمام کا بے پناہ جذبہ پیدا ہو جائے۔اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے کہ وہ ایک بار پھر ہم تمام لوگوں کو اس ماہ مبارک کی آمد اور اس کے استقبال اور فیوض وبرکات سے مستفید ہونے کا بھرپور موقع نصیب فرما رہا ہے۔ہم اس کو غنیمت جانتے ہوئے اس کے پل پل سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ اس ماہ کے ابتدائی شب کے تعلق سے حدیث میں آتا ہے کہ جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیطانوں اور سرکش جنوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔جہنم کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں اور اس کا کوئی بھی دروازہ کھلا نہیں چھوڑا جاتا اور جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ بند نہیں چھوڑا جاتا اور ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ اے خیر کے چاہنے والے آگے بڑھو۔اور اے شر کے طلب گار اب رک جاؤ۔اس مہینے کے اندر خیر کے تمام دروازوں کو کھول دیا گیا ہے نیز اس کے تمام راستوں کو بھی آسان کر دیا گیا ہے تاکہ بندہ مومن کو کسی طرح کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

رسول اللہ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب رمضان المبارک کی آمد ہوتی تو لوگوں کو یہ کہہ کر بشارت سناتے" اتاکم رمضان، شهر مبارک، فرض الله عز وجل عليكم صيامه، تفتح فيه ابواب الجنة، وتغلق فيه ابواب الجحيم تغل فيه مردة الشياطين، لله فيه ليلة خير من الف شهر من حرم خيرها فقد حرم.

تمہارے پاس ماہ رمضان آچکا ہے جو کہ بابرکت مہینہ ہے، اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کے روزے فرض کئے ہیں، اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور اس میں سرکش شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں اور اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزاروں مہینوں سے افضل ہے۔جو شخص اس کے خیر سے محروم رہ جائے وہی درحقیقت اصل محروم ہے۔

اور جہاں تک رہا اس مہینہ کے اعمال کے اجر وثواب کے بارے میں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آدم کی اولاد کا ہر عمل کئی گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے بلکہ ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر حتی کہ سات سو گنا تک بڑھا دی جاتی ہے۔لیکن روزے کے بارے یہ مزید فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمایا: سوائے روزے کے جو کہ صرف میرے لیے ہوتا ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا کیونکہ وہ میری وجہ سے اپنی شہوت اور اپنے کھانے، پینے کو چھوڑ دیتا ہے اور ایک موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ" عليكم بالصيام فانه لا عدل له" تم روزے رکھا کرو کیوں کہ اس کے برابر کوئی عمل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم تمام مسلمانوں کو اس مہینہ کے فضائل وخصائص کو سمجھنے اور اس کے مبارک ساعتوں سے مستفید ہونے کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین۔ وصلى الله على النبي وسلم ☆☆

اصغر علی امام مہدی سلفی

اداریہ

مشکلات اوران کا حل

آج کی غم کی ماری ہوئی دنیا اپنے دکھ، درد اور بیماریوں کا سب سے پہلے مداوا چاہتی ہے۔ بہت سارے دیندار، ایماندار، مالدار، سیاست داں اور ہر سطح کے ماہرین معاشیات وسائنس اور اطباء خداق دنیا والوں کو اس غم واندوہ سے نکال کر ہمدوش امن واطمینان اور ہمکنار راحت وسکون کرنے میں سرگرداں ہیں۔ لیکن مصیبتیں بڑھتی ہی جارہی ہیں، پریشانیاں گھٹنے کا نام نہیں لیتیں، رنج والم کے پہاڑ اور منار بلند سے بلند تر ہوتے جارہے ہیں۔ آخراس مرض کے ذمہ دار کون ہیں؟ یہ بیماریاں اورغم والم کہاں سے پیدا ہورہے ہیں؟ اس کے پیچھے کون سے عوامل اور ہاتھ کارفرما ہیں اوراس سب کی ذمہ داری کس کے سرجاتی ہے؟۔ دین پسند حضرات ساری مشکلات ومسائل، ظلم وزیادتی اور پسماندگی وپژمردگی کا ٹھیکرا دنیا داروں کے سر پھوڑنے اورانہیں ساری مصیبتوں کا جڑ بتانے میں قوت صرف کررہے ہیں تواس کے برخلاف دنیاداروں اوردین بیزاروں کا حال یہ ہے کہ وہ دین وایمان اوراس کے علمبرداروں اور قائدین کوساری بلاؤں، مصیبتوں اورتخلف وپسماندگی کا ذمہ دار ٹھہراتے نہیں تھکتے۔ گویا کہ ان کی نظر میں ساری بیماریوں کی جڑ دین اوردین پسندی ہے۔ دوسری طرف سیاست دانوں کا بھی عام وطیرہ بن گیا ہے کہ وہ عام شہریوں کو عوام کالانعام سمجھتے ہوئے ساری مشکلات اوردرماندگیوں کی وجہ اورسبب ٹھہرانے میں لگے ہوئے ہیں۔ جبکہ عامۃ الناس نے اپنا ایک خاص مزاج بنارکھا ہے کہ ملک وملت اورانسانیت کی ساری سمسیاؤں، بیماریوں، کٹھنائیوں اور برائیوں کی آماجگاہ اورعوامل صرف اورصرف حکمران وسیاست دان ہیں۔ مالدارغریبوں کوکوس رہا ہے اورغریب مالداروں سے بیزار ہے۔ چھوٹے اپنے حقوق وشکایات کا پلندہ لے کر بڑوں کو موردالزام ٹھہرانے پر تلے ہوئے ہیں اورانہیں دورازکاررفتہ، بوجھ اورناسور سمجھ کران کے مقام ومرتبہ سے اٹھا کر پھینک دینے کی بات کرتے ہیں، اسی طرح بوڑھے بڑے گلہ اورشکوہ کا پشتارہ لگائے ہرطرح کے عیوب ونقائص اورتخلف وبدحالی کی ایک ہی وجہ دہرائے جارہے ہیں کہ نئی نسل اورنوجوان پیڑھی ہی اس سب کی ذمہ دار ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اصل مرض کے جاننے اوراس کا حقیقی مداوا کرنے سے یہاں سب ہی عاجز ودرماندہ ہیں اور دانستہ یا نادانستہ، شعوری یا بے شعوری طور پراور بے فکری ولاپرواہی کی وجہ سے سبھی حقیقی مرض اوراس کی تشخیص اورعلاج سے کوسوں دور ہیں اورجوں جوں علاج ہوتا جارہا ہے مرض بڑھتا جارہا ہے اور"مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی" کا سماں بندھتا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان مریضان عشق وعاشقی پر رحم

مدیر مسئول
اصغر علی امام مہدی سلفی
مدیر
عبدالقدوس اطہر نقوی

اس شمارے میں

درس حدیث ۲
اداریہ ۳
بعث بعدالموت کے دلائل ۶
بدعت اسلام کی نظر میں ۱۴
ماہ رمضان میں کئے جانے والے نیک اعمال ۱۸
حقوق انسانی کے تحفظ میں حکومتوں اورعام شہریوں کی ذمہ داریاں ۲۱
طب وصحت ۲۶
تعزیتی پیغامات ۲۷
مرکزی جمعیت کی پریس ریلیز ۲۸
جماعتی خبریں ۳۰

مضمون نگار کی رائے سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے

بدل اشتراک
سالانہ ____ ۱۵۰/روپے
فی شمارہ ____ ۷/روپے
پاکستان ____ ۵۰۰/روپے
بلاد عربیہ ودیگر ممالک سے ۳۵ ڈالر یا اس کے مساوی
مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند
اہل حدیث منزل ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔۱۱۰۰۰۶
ویب سائٹ www.ahlehadees.org
ترجمان ای میل jaridahtarjuman@gmail.com
جمعیت ای میل jamiatahlehadeeshind@hotmail.com

فرمائے۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی یہ امن وآشتی والی زمین اور محبت واعتدال والی باغ وبہار اور پرفضا دھرتی بڑی تیزی سے آتش کدہ فارس اور جہنم نما بنتی جارہی ہے اور ایک دوسرے پر الزامات کا طومار باندھنے کا سلسلہ ہے کہ رکنے کا نام نہیں لے رہا ہے۔ ایک دوسرے پر الزام لگانا اور ایک دوسرے کو مورد الزام ٹھہرانا عام وطیرہ بن گیا ہے۔ جہنم کی ہولناکی اور غم وحزن کا عالم بھی اسی طرح ایک دوسرے کو مورد الزام ٹھہرانے اور کچھ وقت کے لیے خود کو مطمئن کر لینے والا ہوگا۔ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ (الاعراف: ۳۸-۳۹)

''جس وقت بھی کوئی جماعت داخل ہوگی اپنی دوسری جماعت کو لعنت کرے گی۔ یہاں تک کہ جب اس میں سب جمع ہوجائیں گے تو پچھلے لوگ پہلے لوگوں کی نسبت کہیں گے کہ ہمارے پروردگار! ہم کو ان لوگوں نے گمراہ کیا تھا سو ان کو دوزخ کا عذاب دوگنا دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ سبھی کا دوگنا ہے۔ لیکن تم کو خبر نہیں ہے۔ اور پہلے لوگ پچھلے لوگوں سے کہیں گے کہ پھر تم کو ہم پر کوئی فوقیت نہیں۔ سو تم بھی اپنی کمائی کے بدلے میں عذاب کا مزہ چکھو۔''

ان حالات وکیفیات میں اصل علاج کیا ہے اور ان سارے غم واندوہ کا مداوا کیا ہے؟ اسی دوائے عظیم اور حقیقت کبریٰ کو تمام معالجین وقت، اطبائے عصر اور ہمدردان وحکمائے زمانہ نے فراموش کردیا ہے یا پس پشت ڈال دیا ہے۔ درحقیقت قوموں، ملکوں، جماعتوں اور امتوں کے سارے امراض کی ایک ہی وجہ رہی ہے اور وہ ہے مقصد حیات انسانی اور تخلیق انس وجان کی غرض وغایت کا نہ جاننا، خالق کائنات اور رب انس وجن کو نہ ماننا اور اس کی عبادت اور اس کی بندگی وطاعت کو چھوڑ دینا، اس کا بندہ محض بنے رہنے کے بجائے عبدالدرہم والدینار اور عباد خواہشات ونفسیات بن جانا ہی سب سے بڑا مرض ہے۔ جب اصل شاہراہ اور صراط مستقیم کو چھوڑ کر دوسری راہ بھی اپنائی جائے گی تو وہ پگڈنڈیاں انسان کو پامال وپریشان کرکے رکھ دیں گی۔ اللہ کی بنائی ہوئی اس دنیا میں اسی کی سنت قائمہ وعادلہ کو اپنا کر دنیا نے تمام جنجالوں اور پریشانیوں سے ہر دور میں نجات پائی ہے اور آج بھی ہندوستانی برادری، عالمی برادری اور خاندانی ومعاشرتی برادریوں کی ساری پریشانیوں کا واحد اور تنہا علاج یہی ہے کہ خواہشات کا بندہ بننے اور اصحاب اہواء وہوس کی روش اختیار کرنے کے بجائے اللہ جل شانہ کی مکمل عبادت اور کامل بندگی کی راہ بہر طور پر اپنائی جائے۔ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِىْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (الانعام: ۱۵۳)

''اور یہ کہ یہ دین میرا راستہ ہے جو مستقیم ہے سو اس راہ پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کردیں گی۔ اس کا تم کو اللہ تعالیٰ نے تاکیدی حکم دیا ہے۔ تاکہ تم پرہیزگاری اختیار کرو۔''

تو آیئے سب سے پہلے ہم سب اپنے عقیدہ توحید کا جائزہ لیں کہ ہمارا تعلق باللہ کس قدر مستحکم ہے اور اللہ جل شانہ کی ذات وصفات اور اس کے اسمائے حسنیٰ پر ہمارا ایمان کس قدر مضبوط ہے۔ کیا حقیقت میں ہم اللہ تعالیٰ کو معبود حقیقی مان کر اس سے اپنا مضبوط ترین رشتہ استوار کیے ہوئے ہیں؟ اللہ جل شانہ ہمارا معبود ہے تو کیا ہم نے اس کے لیے عبدیت، بندگی اور خاکساری وجانثاری کی خو اپنے اندر پیدا کرلی ہے اور اپنے آپ کو حنیفا مسلما کے سانچے میں ڈھال لیا ہے؟ رازق ومدبر اور خالق ومالک ومتصرف اور رب کریم مان لیا ہے تو تسلیم ورضا اخبات واحباط، خشوع وخشیت اور للٰہیت کے خوگر بھی بن گئے ہیں۔ ایسا تو نہیں کہ ہم ہی ذاتی اور جماعتی طور پر اور بحیثیت امت بھی اور بحیثیت فرد بھی اپنے قول وکردار کی روشنی میں يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ (الانفطار: ۶) ''اے انسان تجھے اپنے رب کریم سے کس چیز نے بہکایا'' کے حقیقی مخاطب ومصداق ہوں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین وعید وتنبیہ کی ہر آیت کے سلسلے میں ڈرتے تھے کہ مبادا ہم ہی تقویٰ وطہارت، خشیت وللٰہیت اور کثیر وبسیار عمل صالح اور کردار واخلاق عالیہ سے بدرجہ اتم متصف ہونے کے باوجود سزاوار نہ ٹھہرا دیئے جائیں۔

آخرت پر ایمان بھی ہمارے ایمان کی تکمیل اور سلامتی کے لیے شعبہ عظیم اور جزولاینفک ہے لیکن ہماری موجودہ روش اور قول وکردار کی روشنی میں کیا ہم سو بار اپنا محاسبہ کرنے کے محتاج ومستحق نہیں ہیں؟ کیا یہ تنبیہ عظیم ہونہ ہو ہمارے لیے ہی کی گئی ہو اور ہم بھی نعوذ باللہ اس زمرے میں گردانے جارہے ہوں کہ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ (الانفطار: ۹) ''ہرگز نہیں بلکہ تم جزاء وسزا کے دن کو جھٹلاتے ہو''۔

یہ کوئی نیا مرض نہیں ہے جس کی تشخیص کی جارہی ہو۔ یہ مرض تو ابتدائے آفرینش سے ہی نسلا بعد نسل متعدی ہوتا چلا آرہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر دور اور ہر زمانے کے ایک خاص الخاص حصہ عصر کے وقت کی قسم کھائی ہے اور زمانہ کو گواہ بنا کر کہا ہے۔ ''وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِىْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ'' (العصر: ۱-۳) ''زمانے کی قسم کہ بیشک انسان سرتاسر نقصان میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے اور جنہوں نے آپس میں حق کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی''۔

یوں تو ساری پریشانیوں کو دور کرنے کے لیے ہر وقت اللہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اعمال صالحہ کے ذریعہ سے آپ کی ساری پریشانیوں کو دور کرنے کے لیے اسباب مہیا فرمار کھے ہیں لیکن کس قدر آپ خوش نصیب ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عنقریب آپ کو ایک اور خصوصی اور سنہری موقع اور اپنی اصلاح وتربیت کا ایک بڑا پیکیج آپ کو پھر فراہم کردیا ہے۔ آپ اگر صرف اسی نعمت کا شکریہ ادا کرنا چاہیں تو نہیں کرسکتے۔ اس گولڈن چانس عطا کرنے والے کے احسانات کو فراموش نہیں کرسکتے۔ آپ دوسروں کی زیادتی کا شکوہ حکومتوں اور سپر پاورس سے کرتے ہیں ،انصاف وعدل کا مطالبہ کرتے ہیں، پورانہ ہونے پر ان کو کوستے ہیں اور ظلم وزیادتی کا اصل قصور وار انہی کو گردانتے لگتے ہیں۔ آپ کی آزادی چھینی جارہی ہے۔ آپ کے حقوق سلب کئے جارہے ہیں۔ آپ کے دین وشریعت میں مداخلت ہورہی ہے۔ آپ کا ایمان چھینا جارہا ہے اور زمین بھی اپنی تمام تر وسعتوں کے باوجود آپ پر تنگ کی جارہی ہے۔ یہ سب آپ کے دعوے ہیں۔ آپ مدعی ہیں کہ سارا جہاں مجرم وملزم اور مدعا علیہ ہے۔ لیکن آپ نے غور کیا کہ ان تمام حقوق تلفیوں میں آپ کا کتنا حصہ ہے؟ اس ظلم وزیادتی کے ذمہ دار آپ خود ہیں۔ کیا آپ کو حاکم نہیں بلکہ احکم الحاکمین پکار پکار کر نہیں کہہ رہا ہے۔ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ (الروم:۴۱) تمہارے کرتوں کی پاداش میں براعظموں، سمندروں اور ساگروں میں جو فساد وبگاڑ ہوا ہے اور بھونچال آیا ہوا ہے وہ تمہارے اپنے کرتوتوں کا نتیجہ ہے اس کے باوجود وہ پکار رہا ہے۔ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ (الزمر:۵۳) ''کہہ دو کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوجاؤ۔''

پھر آپ ان مظالم کے سدباب کے لئے اس نسخہ کیمیا کو کیوں نہیں اپناتے ہیں اور در در پر جا کر کیوں ہاتھ پھیلاتے ہیں جہاں کوئی سننے والا نہیں۔ آپ اپنی زمین سے بے دخل کردیئے جانے اور تنگ وتاریک گلیوں، بوسیدہ مکانوں اور انتہائی گئے گذرے محلوں اور بے وسائل ٹھکانوں سے بھی بے دخل کردیئے جانے کی وارننگ پر جائے پناہ کے لئے کس کس کی پناہ طلب کررہے ہیں۔ اور وہ جو آپ کو چھوٹے بڑے پلاٹ نہیں بلکہ بے حد وحساب اور آسمان وزمین کی وسعتوں والا سراپا باغ وبہار الاٹ کرنے کے لئے آپ کو پکار رہا ہے۔ اس پر آپ کان دھرتے ہیں اور نہ ایمان لاتے ہیں۔ داد وفریاد اور انصاف چاہتے ہو تو سنو! دستگیری وخبر گیری چاہتے ہو تو آؤ! وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ''اور اپنے رب کی بخشش کی طرف اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کا عرض آسمانوں اور زمینوں کے برابر ہے جو پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔'' رمضان کا مبارک مہینہ اپنی عام برکتوں، رحمتوں، کامیابیوں اور کامرانیوں کے ساتھ سایہ فگن ہورہا ہے۔ اس میں سب سے بڑی چیز ہر طرح کی مصیبتوں اور پریشانیوں کو دور کرنے، ہر طرح کے غم واندوہ کے مٹا دینے کے لئے روزہ جیسا ڈھال اور تریاق عطا کردیا گیا ہے آپ ہر طرح کی مشکلات سے مخرج، نجات اور چھٹکارا چاہتے ہیں تو یہاں سب سے بڑا امن، شانتی اور رحمت اور خوش گوار ماحول فراہم کردیا گیا ہے۔ اور جنت کے دروازے سرپٹ کھول دیے گئے ہیں۔ غم واندوہ اور مصائب وآلام کی سب سے بڑی آماجگاہ جہنم پہلے سے بند کردی گئی ہے۔ آپ ہی کے لیے نہیں بلکہ سارے انسانوں اور آپ کے تمام بھائی بندوں کے لیے هدى للناس کا مژدہ جانفزا کے ساتھ ہدایت کاملہ کا سامان قرآن کریم کی شکل میں رب کریم نے عطا فرمادیا ہے۔ آپ کے تمام بڑے دشمن اور سرکش وہٹ دھرم، بدخواہ اور بڑے شیاطین کو قید کردیا گیا ہے۔ آپ کی بہی خواہی اور ہمدردی اور سفارش کے لیے فرشتے قطار اندر قطار بدرگاہ الٰہی تیار ہوچکے ہیں۔ کیا آپ ایسے میں بھی جبکہ آپ کے منہ کی بو سب سے پاک اور سب سے بہتر ذات اللہ جل شانہ کے یہاں مشک کی خوشبو سے زیادہ روح افزا اور معطر کردینے والی ہوچکی ہے آپ اپنی زبان کو لغویات اور ہفوات اور ہذیانات کے ذریعہ آلودہ کردیں گے۔؟؟

اس ماہ مبارک میں من لم يدع قول الزور والعمل به فليس لله حاجة ان يدع طعامه و شرابه ''جس نے جھوٹ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو ایسے شخص کے کھانا پینا ترک کردینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔'' کی وعید آجانے کے بعد بھی غلط بیانی اور پروپیگنڈہ بازی سے باز نہیں آئیں گے۔ سماج ومعاشرہ میں عام عورتیں تو درکنار معصوم کمسن بچیوں کی آبروریزی کا شرمناک واندوہناک تماشہ دیکھتے رہیں گے اور اس حوالے سے اپنی ذمہ داریوں سے پہلوتہی کرتے ہوئے صرف حکومتوں اور پولیس انتظامیہ کو مورد الزام ٹھہراتے رہیں گے۔ یا ایک ذمہ دار شہری اور امت کی طرح سماج اور معاشرہ میں صفائی ستھرائی، امن وشانتی، اخوت وبھائی چارہ اور عفت وعصمت کا ماحول بنانے کی کوشش کریں گے۔ جان لیجئے کہ روزہ نام ہے رزائل سے رک جانے کا اور تقویٰ وطہارت اور خیرخواہی کی روش اختیار کرنے اور خود کو ذمہ دار انسان بنانے کا۔ اگر ایسا ہوگیا تو یقین جانئے کہ دنیا کے مصائب ومشکلات کا بھی مداوا جلد ہی ہوجائے گا اور دنیا امن وشانتی کی حقیقی نعمت سے مالا مال ہوجائے گی۔ اس لئے دوسروں کے ظلم وزیادتی اور دنیا کے جال وجنجال سے نجات اور چھٹکارا پانے کے لئے اپنے آپ پر کنٹرول کیجئے۔ اسی میں قوم وملت ،جماعت اور انسانیت کی نجات وفلاح ہے۔

☆☆☆

بعث بعد الموت کے دلائل

دکتور/ باب العالم بن دین محمد، مغربی بنگال

"وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْ تُمْ فِیْهَا وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ" (البقرہ:۷۲-۷۳)

جب تم نے ایک شخص کو قتل کر ڈالا، پھر اس میں اختلاف کرنے لگے اور تمہاری پوشیدگی کو اللہ تعالیٰ ظاہر کرنے والا تھا۔ ہم نے کہا کہ اس گائے کا ایک ٹکڑا مقتول کے جسم پر لگادو، (وہ جی اٹھے گا) اسی طرح اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کر کے تمہیں تمہاری عقلمندی کے لیے اپنی نشانی دیکھا تا ہے۔

بنی اسرائیل میں ایک قتل کا واقعہ پیش آیا تھا جس کی بنا پر بنی اسرائیل کو ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیا گیا تھا اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس قتل کا راز فاش کر دیا، وہ قتل رات کی تاریکی میں لوگوں سے چھپ کر کیا گیا تھا۔ مطلب یہ ہوا کہ نیکی یا بدی تم کتنی بھی چھپ کر کرو اللہ کے علم میں ہے اور اللہ تعالیٰ اسے لوگوں پر ظاہر کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ اس لیے خلوت ہو یا جلوت ہر وقت اور ہر جگہ اچھے کام ہی کیا کرو تا کہ اگر وہ کسی وقت ظاہر بھی ہو جائیں اور لوگوں کے علم میں بھی آجائیں تو شرمندگی نہ ہو، بلکہ اس کے احترام و وقار میں اضافہ ہی ہو اور بدی کتنی بھی چھپ کر کیوں نہ کی جائے، اس کے فاش ہونے کا امکان ہے جس سے انسان کی بدنامی اور ذلت ورسوائی ہوتی ہے۔

وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ط اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (الاعراف:۲۸)

اور وہ لوگ جب کوئی فحش کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طریق پر پایا ہے اور اللہ نے بھی ہم کو بھی بتلایا ہے کہ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ فحش بات کی تعلیم نہیں دیتا، کیا اللہ کے ذمہ ایسی بات لگاتے ہو جس کی تم سند نہیں رکھتے؟

اسلام سے پہلے مشرکین بیت اللہ کا ننگا طواف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم اس حالت کو اختیار کر کے طواف کرتے ہیں جو اس وقت تھی جب ہمیں ہماری ماؤں نے جنا تھا۔ کہتے ہیں کہ وہ اس کی یہ تاویل کرتے تھے کہ ہم نے جو لباس پہنا ہے اس میں ہم اللہ کی نافرمانی کرتے رہتے ہیں، اس لیے اس لباس میں طواف کرنا مناسب نہیں۔ چنانچہ وہ لباس اتار کر طواف کرتے اور عورتیں بھی ننگی طواف کرتیں، صرف اپنی شرمگاہ پر کوئی کپڑا یا چمڑا کا ٹکڑا رکھ لیتیں۔ اپنے اس شرم فعل کے لیے دو عذر انہوں نے اور پیش کئے۔ ایک تو یہ کہ ہم اپنے باپ داداؤں کو اس طرح ہی کرتے پایا ہے۔ دوسرے یہ کہ اللہ نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی تردید فرمائی کہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بے حیائی کا حکم دے؟ یعنی تم اللہ کے ذمہ وہ بات لگاتے ہو جو اس نے نہیں کہی اس آیت میں ان مقلدین کے لیے زجر و توبیخ ہے جو آباء پرستی، پیر پرستی، اور شخصیت پرستی میں مبتلا ہیں، جب انہیں بھی حق کی بات بتلائی جاتی ہے تو اس کے مقابلے میں بھی عذر پیش کرتے ہیں کہ ہمارے بڑے یہی کرتے آئے ہیں یا ہمارے امام یا پیر و شیخ کا یہی حکم ہے۔ یہی وہ خصلت ہے جس کی وجہ سے یہودی، یہودیت پر، نصرانی نصرانیت پر، اور بدعتی اپنی بدعتوں پر قائم رہے۔

اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ" (البقرہ:۲۵۹)

یا اس شخص کے مانند، جس کا گزر اس بستی پر ہوا جو چھت کے بل اوندھی پڑی ہوئی تھی، وہ کہنے لگا اس کی موت کے بعد اللہ تعالیٰ اسے کس طرح زندہ کرے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے اسے مار دیا سو سال کے لئے پھر اسے اٹھایا، پوچھا کتنی مدت تجھ پر گزری؟ کہنے لگا ایک دن یا دن کا کچھ حصہ، فرمایا بلکہ تو سو سال تک رہا، پھر اب تو اپنے کھانے پینے کو دیکھ کہ بالکل خراب نہیں ہوا اور اپنے گدھے کو بھی دیکھ، ہم تجھے لوگوں کے لیے ایک نشانی بناتے ہیں تو دیکھ ہم ہڈیوں کو کس اٹھاتے ہیں، پھر ان پر گوشت چڑھاتے ہیں۔ جب یہ سب ظاہر ہو چکا تو کہنے لگا کہ میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

مطلب یہ ہے کہ آپ نے (پہلے واقعہ کی طرح) اس شخص کے قصے پر نظر نہیں ڈالی جو ایک بستی سے گزرا۔ یہ شخص کون تھا؟ اس کی بابت مختلف اقوال نقل کیے گئے ہیں زیادہ مشہور حضرت عزیر کا نام ہے جس کے بعض صحابہ و تابعین قائل ہیں۔ واللہ اعلم

اس سے پہلے کے واقعہ (حضرت ابراہیم و نمرود) میں صانع یعنی باری تعالیٰ کا اثبات تھا اور اس دوسرے واقعہ میں اللہ تعالیٰ کی قدرت احیائے موتی کا اثبات ہے کہ جس اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو اور اس کے گدھے کو سو سال کے بعد زندہ کر دیا، حتی کہ اس کے کھانے پینے کی چیزوں کو بھی خراب نہیں ہونے دیا۔ وہی اللہ تعالیٰ قیامت والے دن تمام انسانوں کو دوبارہ زندہ کرے گا۔ جب وہ سو سال بعد زندہ کر سکتا ہے تو

ہزاروں سال کے بعد بھی زندہ کرنا اس کے لیے مشکل نہیں۔

کہا جاتا ہے کہ جب وہ شخص مذکور مرا تھا اس وقت کچھ دن چڑھا ہوا تھا اور جب زندہ ہوا تو ابھی شام نہیں ہوئی تھی، اس سے اس نے اندازہ لگایا کہ اگر میں یہاں کل آیا تھا تو ایک دن گزر گیا ہے اور اگر یہ آج ہی کا واقعہ ہے تو دن کا کچھ حصہ ہی گزرا ہے جبکہ واقعہ یہ تھا کہ اس کی موت پر سو سال گزر چکے تھے۔

وَهُوَ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ حَتّٰۤی اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰی لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۔(الاعراف:۵۷)

اور وہ ایسا ہے کہ اپنی باران رحمت سے پہلے ہواؤں کو بھیجتا ہے کہ وہ خوش کر دیتی ہیں، یہاں تک کہ جب وہ ہوائیں بھاری بادلوں کو اٹھا لیتی ہیں، تو ہم اس بادل کو کسی خشک سرزمین کی طرف ہانک لے جاتے ہیں، پھر اس بادل سے پانی برساتے ہیں پھر اس پانی سے ہر قسم کے پھل نکالتے ہیں۔ یوں ہی ہم مردوں کو نکال کھڑا کریں گے تاکہ تم سمجھو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس طرح ہم پانی کے ذریعہ سے مردہ زمین میں روئیدگی پیدا کر دیتے ہیں اور وہ انواع واقسام کے پھل اور غلے پیدا کرتی ہے۔ اسی طرح قیامت والے دن تمام انسانوں کو جو مٹی میں مل کر مٹی ہو چکے ہوں گے، ہم دوبارہ زندہ کریں گے اور پھر ان کا حساب لیں گے۔

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ لَا یَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ یَّمُوْتُ بَلٰی وَعْدًا عَلَیْهِ حَقًّا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ لِیُبَیِّنَ لَهُمُ الَّذِیْ یَخْتَلِفُوْنَ فِیْهِ وَلِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِیْنَ اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَیْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ (النحل:۳۸)

وہ لوگ بڑی سخت سخت قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ مردوں کو اللہ تعالیٰ زندہ نہیں کرے گا۔ کیوں نہیں ضرور زندہ کرے گا یہ تو اس کا برحق لازمی وعدہ ہے، لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں۔ اس لیے بھی کہ یہ لوگ جس چیز میں اختلاف کرتے تھے اسے اللہ تعالیٰ صاف کر دے اور اس لیے بھی کہ خود کافر اپنا جھوٹا ہونا جان لیں۔ ہم جب کسی چیز کا ارادہ کرتے ہیں تو صرف ہمارا یہ کہہ دینا ہوتا ہے کہ ہو جا، بس ہو جاتی ہے۔

کیونکہ مٹی میں مل جانے کے بعد ان کا دوبارہ جی اٹھنا، انہیں مشکل اور ناممکن نظر آتا تھا۔ اسی لیے رسول جب انہیں بعث بعد الموت کی بابت کہتا ہے تو اسے جھٹلاتے ہیں، اس کی تصدیق نہیں کرتے بلکہ اس کے برعکس یعنی دوبارہ زندہ نہ ہونے پر قسمیں کھاتے ہیں، قسمیں بھی بڑی تاکید اور یقین کے ساتھ یعنی لوگوں کے نزدیک قیامت کا ہونا، کتنا بھی مشکل یا ناممکن ہو، مگر اللہ کے لیے تو کوئی مشکل نہیں، اسے زمین وآسمان ڈھانے کے لیے مزدوروں، انجینیروں اور مستریوں اور دیگر آلات ووسائل کی ضرورت نہیں۔ اسے تو صرف لفظ کن کہنا ہے اس کے لفظ کن سے پلک جھپکتے میں قیامت برپا ہو جائے گی یعنی اس کی قدرت کاملہ کی دلیل ہے کہ یہ وسیع وعریض کائنات اس کے حکم سے پلک جھپکتے میں بلکہ اس سے بھی کم لمحے میں تباہ وبرباد ہو جائے گی۔

وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (النحل:۷۷)

معاملہ پلک جھپکتے یا اس سے بھی کم مدت میں واقع ہو جائے گی یعنی اس کی قدرت کاملہ کی دلیل ہے کہ یہ وسیع وعریض کائنات اس کے حکم سے پلک جھپکنے میں بلکہ اس سے بھی کم لمحے میں تباہ وبرباد ہو جائے گی۔ یہ بات بطور مبالغہ نہیں ہے بلکہ ایک حقیقت واقعہ ہے کیونکہ اس کی قدرت غیر متناہی ہے جس کا ہم اندازہ نہیں کر سکتے، اس کے ایک لفظ کن سے وہ سب کچھ ہو جاتا ہے وہ جو چاہتا ہے۔

ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا وَقَالُوْۤا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِیْدًا اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰۤی اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَیْبَ فِیْهِ فَاَبَی الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا (بنی اسرائیل:۹۸-۹۹)

یہ سب ہماری آیتوں سے کفر کرنے اور اس کہنے کا بدلہ ہے کہ کیا جب ہڈیاں ریزے ریزے ہو جائیں گے پھر ہم نئی پیدائش میں اٹھا کھڑے کیے جائیں گے؟ کیا انہوں نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ جس اللہ نے آسمان وزمین کو پیدا کیا ہے وہ ان جیسوں کی پیدائش پر پورا قادر ہے اسی نے ان کے لیے ایک ایسا وقت مقرر کر رکھا ہے جو شک وشبہ سے یکسر خالی ہے، لیکن ناانصاف لوگ ناشکرے بنے بغیر نہیں رہتے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کے جواب میں فرمایا کہ جو اللہ آسمانوں وزمین کا خالق ہے، وہ ان جیسوں کی پیدائش یا دوبارہ انہیں زندگی دینے پر بھی قادر ہے، کیونکہ یہ تو آسمان وزمین کی تخلیق سے زیادہ آسان ہے۔ لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ (المومن:۵۷)

آسمان وزمین کی پیدائش، انسانوں کی تخلیق سے زیادہ بڑا اور مشکل کام ہے۔ اسی مضمون کو اللہ تعالیٰ نے سورہ الاحقاف-۳۳ اور سورہ یسین ۸۱-۸۲ میں بھی بیان فرمایا۔

وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَیْهِمْ لِیَعْلَمُوْۤا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَیْبَ فِیْهَا اِذْ یَتَنَازَعُوْنَ بَیْنَهُمْ (الکہف:۲۱)

ہم نے اس طرح لوگوں کو ان کے حال سے آگاہ کر دیا کہ وہ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ بالکل سچا ہے اور قیامت میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ جب کہ وہ اپنے امر میں آپس میں اختلاف کر رہے تھے۔

اللہ پاک فرماتا ہے کہ جس طرح ہم نے انہیں سلایا اور جگایا اسی طرح ہم نے لوگوں کو ان کے حال سے آگاہ کر دیا۔ یہ آگاہی اس طرح ہوئی کہ جب اصحاب کہف

کا ایک ساتھی چاندی کا وہ سکہ لیکر شہر گیا، جو تین سو سال قبل کے بادشاہ دقیانوس کے زمانے کا تھا اور وہ سکہ اس نے ایک دکاندار کو دیا، تو وہ حیران ہوا، اس نے ساتھ کی دکان والے کو دیکھایا، وہ بھی دیکھ کر حیران ہوا، جبکہ اصحاب کہف کا ساتھی یہ کہتا رہا کہ میں اسی شہر کا باشندہ ہوں اور کل ہی یہاں سے گیا ہوں، لیکن اس ''کل'' کو تین صدیاں گزر چکی تھیں، لوگ کس طرح اس کی بات مان لیتے؟ لوگوں کو شبہ گزرا کہ کہیں اس شخص کو مدفون خزانہ نہ ملا ہو۔ شدہ شدہ بات بادشاہ یا حاکم مجاز تک پہنچی اور اس ساتھی کی مدد سے وہ غار تک پہنچا اور اصحاب کہف سے ملاقات کی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں پھر سلا دیا۔ یعنی اصحاب کہف کے اس واقعہ سے معلوم ہوجاتا ہے کہ قیامت کے وقوع اور بعث بعد الموت کا وعدہ الٰہی سچا ہے۔ منکرین کے لیے اس واقعہ میں اللہ کی قدرت کا ایک نمونہ موجود ہے۔

اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعٰى (طہ:۱۵)

قیامت یقیناً آنے والی ہے جسے میں پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں تاکہ ہر شخص کو وہ بدلہ دیا جائے جو اس نے کوشش کی ہو۔

يَوْمَ نَطْوِى السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ (الانبیاء:۱۰۴)

جس دن ہم آسمان کو یوں لپیٹ لیں گے جیسے طومار میں اوراق لپیٹ دیئے جاتے ہیں جیسے کہ ہم نے اول دفعہ پیدائش کی تھی اسی طرح دوبارہ کریں گے۔ یہ ہمارے ذمے وعدہ ہے اور ہم اسے ضرور کر کے (ہی) رہیں گے۔

مطلب یہ ہے کہ کاتب کے لیے لکھے ہوئے کاغذات کو لپیٹ لینا جس طرح آسان ہے، اسی طرح اللہ کے لیے آسمان کی وسعتوں کو اپنے ہاتھ میں سمیٹ لینا کوئی مشکل امر نہیں ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ وَنُقِرُّ فِى الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيْجٍ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِى الْقُبُوْرِ (الحج:۱-۷)

لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو! بلاشبہ قیامت کا زلزلہ بہت ہی بڑی چیز ہے۔ جس دن تم اسے دیکھ لوگے ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائیگی اور تمام حمل والیوں کے حمل گر جائیں گے اور تو دیکھے گا کہ لوگ مدہوش دکھائی دیں گے، حالانکہ درحقیقت وہ متوالے نہ ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب بڑا ہی سخت ہے۔ بعض لوگ اللہ کے بارے میں باتیں بناتے ہیں اور وہ بھی بے علمی کے ساتھ اور سرکش شیطان کی پیروی کرتے ہیں جس پر (قضائے الٰہی) لکھ دی گئی ہے کہ جو کوئی اس کی رفاقت کرے گا وہ اسے گمراہ کر دے گا اور اسے آگ کے عذاب کی طرف لے جائے گا۔ لوگو! اگر تمہیں مرنے کے بعد جی اٹھنے میں شک ہے تو سوچو ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر خون بستہ سے پھر گوشت کے لوتھڑے سے جو صورت دیا گیا تھا اور بے نقشہ تھا یہ ہم تم پر ظاہر کر دیتے ہیں اور ہم جسے چاہیں ایک ٹھہرائے ہوئے وقت تک رحم مادر میں رکھتے ہیں پھر تمہیں بچپن کی حالت میں دنیا میں لاتے ہیں پھر تاکہ تم اپنی پوری جوانی کو پہنچو، تم میں سے بعض وہ ہیں جو فوت کر دیئے جاتے ہیں اور بعض بے غرض عمر کی طرف پھر سے لوٹا دیئے جاتے ہیں کہ وہ ایک چیز سے باخبر ہونے کے بعد بے خبر ہوجائے۔ تو دیکھتا ہے کہ زمین (بنجر اور) خشک ہے پھر جب ہم اس پر بارش برساتے ہیں تو وہ ابھرتی ہے اور پھولتی پھلتی ہے اور ہر قسم کی رونق دار نباتات اگاتی ہے۔ یہ اس لیے کہ اللہ ہی حق ہے اور وہی مردوں کو جلاتا ہے اور ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے اور یہ کہ قیامت قطعاً آنے والی ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ قبر والوں کو دوبارہ زندہ فرمائے گا۔

آیت مذکور میں جس زلزلے کا ذکر ہے جس کے نتائج دوسری آیت میں بتلائے گئے ہیں جس کا مطلب لوگوں پر سخت خوف، دہشت اور گھبراہٹ کا طاری ہونا ہے، یہ قیامت سے قبل ہوگا اور اس کے ساتھ ہی دنیا فنا ہوجائے گی یا یہ قیامت کے بعد اس وقت ہوگا جب لوگ قبروں سے اٹھ کر میدان محشر میں جمع ہوں گے۔ بہت سے مفسرین پہلی رائے کے قائل ہیں اور بعض مفسرین دوسری رائے کے۔ اور اس کی تائید میں وہ احادیث پیش کرتے ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کو حکم دے گا کہ وہ اپنی ذریت میں سے ہزار میں سے ۹۹۹ جہنم کے لیے نکال دیے۔ یہ بات سن کر حمل والیوں کے حمل گر جائیں گے، بچے بوڑھے ہوجائیں گے اور لوگ مدہوش سے نظر آئیں گے حالانکہ وہ مدہوش نہیں ہوں گے، صرف عذاب کی شدت ہوگی۔ یہ بات صحابہ پر بڑی گراں گزری، ان کے چہرے متغیر ہوگئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دیکھ کر فرمایا (گھبراؤ نہیں) یہ ۹۹۹ یاجوج وماجوج میں سے ہوں گے اور تم میں سے صرف ایک ہوگا، تمہاری تعداد لوگوں میں اس طرح ہوگی جیسے سفید رنگ کے بیل کے پہلو

میں کالے بال یا کالے رنگ کے بیل کے پہلو میں سفید بال ہوں۔اور مجھے امید ہے کہ اہل جنت میں تم چوتھائی یا تہائی یا نصف ہوگے، جسے سن کر صحابہ نے بطور مسرت کے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا(صحیح بخاری)سخت گھبراہٹ اور ہولناکی کی یہ کیفیت دونوں موقعوں پر ہی ہوگی۔اس لیے دونوں ہی رائیں صحیح ہوسکتی ہیں کیونکہ دونوں موقعوں پر لوگوں کی کیفیت ایسی ہی ہوگی۔

اَلَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّیْلَ لِیَسْکُنُوْا فِیْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ (النمل:۸۶)

کیا وہ دیکھ نہیں رہے کہ ہم نے رات کو اس لیے بنایا ہے کہ وہ اس میں آرام حاصل کرلیں اور دن کو ہم نے دکھلانے والا بنایا ہے یقیناً اس میں ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں۔اَوَلَمْ یَرَوْا کَیْفَ یُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ اِنَّ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرٌ قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا کَیْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ یُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَرْحَمُ مَنْ یَّشَآءُ وَاِلَیْهِ تُقْلَبُوْنَ (العنکبوت:۱۹-۲۰)

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ مخلوق کی ابتداء کس طرح اللہ نے کی پھر اللہ اس کا اعادہ کرے گا یہ تو اللہ تعالیٰ پر بہت ہی آسان ہے کہہ دیجئے! کہ زمین پر چل پھر کر دیکھو تو سہی کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ابتداء پیدائش کی۔پھر اللہ تعالیٰ ہی دوسری نئی پیدائش کرے گا،اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

یہاں پر آخرت کا اثبات کیا جارہا ہے جس کا کفار انکار کرتے تھے۔فرمایا پہلی مرتبہ پیدا کرنے والا بھی وہی ہے جب تمہارا سرے سے وجود ہی نہیں تھا، پھر تم دیکھنے سننے سمجھنے والے بن گئے پھر جب مرکر تم مٹی میں مل جاؤگے، بظاہر تمہارا نام ونشان تک نہیں رہے گا اللہ تعالیٰ تمہیں دوبارہ زندہ فرمائے گا۔یعنی آفاق میں پھیلی ہوئی اللہ کی نشانیاں دیکھو زمین پر غور کرو کہ کس طرح اسے بچھایا اس میں پہاڑ، وادیاں، نہریں اور سمندر بنائے اسی سے انواع واقسام کی روزیاں اور پھل پیدا کیے۔کیا یہ سب اس بات پر دلالت نہیں کرتے کہ انہیں بنایا گیا ہے اور ان کا کوئی بنانے والا ہے۔؟

اَللّٰهُ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ یُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ وَلَمْ یَکُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَکَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَکَانُوْا بِشُرَکَآئِهِمْ کٰفِرِیْنَ وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ یَوْمَئِذٍ یَّتَفَرَّقُوْنَ (الروم:۱۱-۱۴)

اللہ تعالیٰ ہی مخلوق کا ابتداء کرتا ہے وہی اسے دوبارہ پیدا کرے گا پھر تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤگے اور جس دن قیامت قائم ہوگی تو گناہ گاروں کی امیدیں ٹوٹ جائیں گی اور ان کے تمام تر شریکوں میں سے ایک بھی ان کا سفارشی نہ ہوگا اور(خود یہ بھی)اپنے شریکوں کے منکر ہوجائیں گے اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن (جماعتیں)الگ الگ ہوجائیں گی۔

جس طرح اللہ پہلی مرتبہ پیدا کرنے پر قادر ہے، وہ مرنے کے بعد دوبارہ انہیں زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔قیامت کے دن کافر ومشرک اپنے موقف کے اثبات میں کوئی دلیل پیش نہ کرسکیں گے اور حیران وساکت کھڑے رہیں گے اور شریکوں سے مراد وہ معبودان باطلہ ہیں جن کی مشرکین یہ سمجھ کر عبادت کیا کرتے تھے کہ اللہ کے ہاں ان کے سفارشی ہوں گے اور انہیں اللہ کے عذاب سے بچالیں گے۔لیکن اللہ نے یہاں وضاحت فرمادی کہ اللہ کے ساتھ شرک کا ارتکاب کرنے والوں کے لیے اللہ کے ہاں کوئی سفارشی نہیں ہوگا۔اور یہ معبودان باطلہ خود ہی ان کی عبادت سے انکار کردیں گے کیونکہ یہ خود ہی ان کی عبادت سے بے خبر تھے۔قیامت کے دن مومنوں اور کافروں کی الگ الگ جماعتیں ہوں گی۔اہل ایمان جنت میں اور اہل شرک وکفر جہنم میں چلے جائیں گے اور ان کے درمیان دائمی جدائی ہوجائے گی یہ دونوں کبھی پھرا کٹھے نہیں ہوں گے یہ حساب کے بعد ہوگا چنانچہ اسی علیحدگی کی وضاحت اگلی آیت میں کی جارہی ہے۔

وَمِنْ اٰیٰتِهٖ یُرِیْکُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّیُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَیُحْیٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ وَمِنْ اٰیٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ثُمَّ اِذَا دَعَاکُمْ دَعْوَةً مِّنَ الْاَرْضِ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ (الروم:۲۵)

اس کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ آسمان وزمین اسی کے حکم سے قائم ہیں، پھر جب وہ تمہیں آواز دے گا صرف ایک بار کی آواز کے ساتھ ہی تم سب زمین سے نکل آؤگے یعنی جب قیامت برپا ہوگی تو آسمان وزمین کا یہ سارا نظام، جو اس وقت اس کے حکم سے قائم ہے، درہم برہم ہوجائے گا اور تمام انسان قبروں سے زندہ ہوکر باہر نکل آئیں گے۔

فَانْظُرْ اِلٰٓی اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ کَیْفَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا اِنَّ ذٰلِکَ لَمُحْیِ الْمَوْتٰی وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (الروم:۵۰)

پس آپ رحمت الٰہی کے آثار دیکھیں کہ زمین کی موت کے بعد کس طرح اللہ تعالیٰ اسے زندہ کردیتا ہے؟ کچھ شک نہیں کہ وہی مردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَا تَاْتِیْنَا السَّاعَةُ قُلْ بَلٰی وَرَبِّیْ لَتَاْتِیَنَّکُمْ عٰلِمِ الْغَیْبِ لَا یَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِکَ وَلَآ اَکْبَرُ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ (سبا:۳)

کفار کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت قائم ہونے کی نہیں۔آپ کہہ دیجئے کہ مجھے میرے رب کی قسم! جو عالم الغیب ہے کہ وہ یقیناً تم پر آئے گی۔اللہ تعالیٰ سے ایک ذرے کے برابر کی چیز بھی پوشیدہ نہیں۔نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں بلکہ اس سے بھی چھوٹی اور بڑی ہر چیز کھلی کتاب میں موجود ہے۔

وَاللّٰهُ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰی بَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَحْیَیْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا کَذٰلِکَ النُّشُوْرُ (فاطر:۹)

اور اللہ ہی ہوائیں چلاتا ہے جو بادلوں کو اٹھاتی ہیں پھر ہم بادلوں کو خشک زمین کی طرف لے جاتے ہیں اور اس سے زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کردیتے ہیں۔ اسی طرح جی اٹھنا بھی ہے۔

جس طرح بادلوں سے بارش برسا کر مردہ زمین کو زندہ کردیتے ہیں اسی طریقے سے قیامت والے دن تمام مردہ انسانوں کو بھی ہم زندہ کردیں گے۔ حدیث میں آتا ہے کہ ''انسان کا سارا جسم بوسیدہ ہوجاتا ہے، صرف ریڑھ کی ہڈی کا ایک چھوٹا سا حصہ محفوظ رہتا ہے، اسی سے اس کی دوبارہ تخلیق وترکیب ہوگی''۔ '' کل جسد ابن آدم یبلی الا عجب الذنب منه خلق ومنه یرکب ''(البخاری تفسیر سورۃ النبا ، مسلم کتاب الفتن باب مابین النفختین)

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ (یٰسین:۳۳)

اور ان کے لیے ایک نشانی مردہ زمین ہے جس کو ہم زندہ کردیتے ہیں اور اس سے اناج نکالتے ہیں جس میں وہ کھاتے ہیں۔

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ (یٰسین:۶۸)

اور جسے ہم بوڑھا کرتے ہیں اسے پیدائشی حالت کی طرف لوٹا دیتے ہیں کیا پھر بھی وہ نہیں سمجھتے۔

یعنی جس کو ہم لمبی عمر دیتے ہیں اس کی پیدائش کو بدل کر برعکس حالت میں کردیتے ہیں یعنی جب وہ بچہ ہوتا ہے تو اس کی نشو ونما جاری رہتی ہے اور اس کی عقلی و بدنی قوتوں میں اضافہ ہوتا رہتا ہے کہ وہ جوانی اور کہولت کو پہنچ جاتا ہے اس کے بعد اس کے برعکس اس کے قوائے عقلیہ وبدنیہ میں ضعف اور انحطاط کا عمل شروع ہوجاتا ہے، حتی کہ وہ ایک بچہ کی طرح ہوجاتا ہے۔ جو اللہ اس طرح کرسکتا ہے، کیا وہ دوبارہ انسانوں کو زندہ کرنے پر قادر نہیں۔

اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ (یٰسین:۷۷-۷۹)

کیا انسان کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ ہم نے اسے نطفہ سے پیدا کیا ہے؟ پھر بھی وہ صریح جھگڑالو بن بیٹھا۔ اور اس نے ہمارے لئے مثال بیان کی اور اپنی (اصل) پیدائش کو بھول گیا، کہنے لگا ان گلی سڑی ہڈیوں کو کون زندہ کرسکتا ہے؟ آپ کہہ دیجئے ! کہ انہیں وہ زندہ کرے گا جس نے انھیں اول مرتبہ پیدا کیا ہے، جو سب طرح کی پیدائش کا بخوبی جاننے والا ہے۔ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ (الصفات:۱۱)

ان کافروں سے پوچھو تو کہ آیا ان کا پیدا کرنا زیادہ دشوار ہے یا جنہیں ہم نے پیدا کیا؟ ہم نے انسانوں کو لیس دار مٹی سے پیدا کیا؟ یعنی ہم نے جو زمین، ملائکہ اور آسمان جیسی چیزیں بنائی ہیں جو اپنے حجم اور وسعت کے لحاظ سے نہایت انوکھی ہیں تو کیا ان لوگوں کی پیدائش اور دوبارہ ان کو زندہ کرنا، ان چیزوں کی تخلیق سے زیادہ سخت اور مشکل ہے؟ یقیناً نہیں۔

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ (الزمر:۴۲)

اور اللہ ہی روحوں کو ان کی موت کے وقت اور جن کی موت نہیں آئی انہیں ان کی نیند کے وقت قبض کرلیتا ہے، پھر جن پر موت کا حکم لگ چکا ہے انہیں تو روک لیتا ہے اور دوسری (روحوں) کو ایک مقرر وقت تک کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔ غور کرنے والوں کے لیے اس میں یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں۔

یعنی اس روح کا قبض اور اس کا ارسال اور توفی اور احیاء اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور قیامت والے دن وہ مردوں کو بھی یقیناً زندہ فرمائے گا۔

لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (المومن:۵۷)

آسمان وزمین کی پیدائش یقیناً انسان کی پیدائش سے بہت بڑا کام ہے، لیکن (اور بات یہ ہے کہ) اکثر لوگ بے علم ہیں۔

وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ (حم السجدۃ:۳۷)

اور دن رات اور سورج چاند بھی (اسی کی) نشانیوں میں سے ہیں، تم سورج کو یا چاند کو سجدہ نہ کرو بلکہ سجدہ اس اللہ کے لئے کرو جس نے ان سب کا پیدا کرنے والا ہے، اگر تمہیں اسی کی عبادت کرنی ہے تو۔

اس لیے کہ یہ بھی تمہاری طرح اللہ کی مخلوق ہیں، خدائی اختیارات سے بہرہ ور یا ان میں شریک نہیں ہیں۔ رات اور دن کا آنا جانا اسی طرح چاند وسورج کا اپنے اپنے وقت پر طلوع وغروب ہونا یہ سب اس بات کی دلیلیں ہیں کہ ان سب کا یقیناً کوئی خالق ومالک ہے اور وہ صرف ایک اللہ پاک ہے۔ کائنات میں صرف اسی کا تصرف اور حکم چلتا ہے۔

وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ (الجاثیۃ:۲۲)

آسمان وزمین کو اللہ نے بہت ہی عدل وانصاف کے ساتھ پیدا کیا ہے تا کہ ہر شخص کو اس کے کیے ہوئے کام کا پورا پورا بدلا دیا جائے ان پر ظلم نہیں کیا جائیگا۔

اور یہ انصاف بھی ہے کہ قیامت والے دن بے لاگ فیصلہ ہوگا اور ہر شخص کو اس کے عملوں کے مطابق اچھی یا بری جزا دے گا۔ یہ نہیں ہوگا کہ نیک و بد دونوں کے ساتھ وہ یکساں سلوک کرے۔ جیسا کہ کافروں کا زعم باطل ہے، جس کی تردید گزشتہ آیت میں کی گئی ہے۔ کیونکہ دونوں کو برابر کی سطح پر رکھنا ظلم ہے اور انصاف کے خلاف بھی ہے اس لیے جس طرح کانٹے بوکر انگور کی فصل حاصل نہیں کی جاسکتی اسی طرح بدی کے ارتکاب کر کے وہ مقام حاصل نہیں ہوسکتا جو اللہ نے اہل ایمان کے لئے رکھا ہے۔

اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰہَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ الْاَرْضَ وَلَمْ یَعْیَ بِخَلْقِھِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓی اَنْ یُّحْیِ الْمَوْتٰی بَلٰٓی اِنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (الاحقاف:۳۳)

کیا وہ نہیں دیکھتے کہ جس اللہ نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا اور ان کے پیدا کرنے سے وہ نہ تھکا وہ یقیناً مردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے؟ کیوں نہ ہو؟ وہ یقیناً ہر چیز پر قادر ہے۔

ءَاِذَا مِتْنَا وَکُنَّا تُرَابًا ذٰلِکَ رَجْعٌ بَعِیْدٌ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْھُمْ وَعِنْدَنَا کِتٰبٌ حَفِیْظٌ (ق:۳-۴)

کیا جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے۔ پھر یہ زندہ کیا جانا دور از عقل ہے زمین جو کچھ ان میں گھٹاتی ہے وہ ہمیں معلوم ہے اور ہمارے پاس سب یاد رکھنے والی کتاب ہے۔

وَالذّٰرِیٰتِ ذَرْوًا فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا فَالْجٰرِیٰتِ یُسْرًا فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ وَّاِنَّ الدِّیْنَ لَوَاقِعٌ (الذاریات:۱-۶)

قسم ہے بکھیرنے والیوں کی اڑا کر۔ پھر اٹھانے والیاں بوجھ کو۔ پھر چلنے والیاں نرمی سے۔ پھر کام کو تقسیم کرنے والیاں۔ یقین مانو کہ تم سے جو وعدے کیے جاتے ہیں یقیناً وہ سچے ہیں اور قیامت برپا ہوکر رہے گی جس میں انصاف کیا جائے گا۔ یہ ہواؤں کا چلنا، بادلوں کا پانی کو اٹھانا، سمندروں میں کشتیوں کا چلنا اور فرشتوں کا مختلف امور کو سرانجام دینا، قیامت کے وقوع پر دلیل ہے کیونکہ جو ذات یہ سارے کام کرتی ہے جو بظاہر نہایت مشکل اور اسباب عادیہ کے خلاف ہیں وہی ذات قیامت والے دن تمام انسانوں کو دوبارہ زندہ بھی کرسکتی ہے۔

وَالطُّوْرِ وَکِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ فِیْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ وَّالْبَیْتِ الْمَعْمُوْرِ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ لَوَاقِعٌ مَّا لَہٗ مِنْ دَافِعٍ یَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا وَّتَسِیْرُ الْجِبَالُ سَیْرًا فَوَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ خَوْضٍ یَّلْعَبُوْنَ (الطور:۱-۱۲)

قسم ہے طور کی۔ اور لکھی ہوئی کتاب کی۔ جو کھلے ہوئے ورق میں ہے۔ اور آباد گھر کی اور اونچی چھت کی۔ اور بھڑکتے دریا کی بے شک آپ کے رب کا عذاب ہوکر رہنے والا ہے۔ اسے کوئی روک سکنے والا نہیں ہے۔ جس دن آسمان تھرتھرانے لگے گا اور پہاڑ چلنے پھرنے لگیں گے اس روز جھٹلانے والوں کی (پوری) خرابی ہے جو اپنی بیہودہ گوئی میں اچھل کود کر رہے ہیں۔

یہ تمام چیزیں جو اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت کی مظہر ہیں اس بات کی دلیل ہیں کہ اللہ کا وہ عذاب بھی یقیناً واقع ہوکر رہے گا جس کا اس نے وعدہ کیا ہے، اسے کوئی ٹالنے پر قادر نہیں ہوگا۔

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَۃُ لَیْسَ لِوَقْعَتِھَا کَاذِبَۃٌ خَافِضَۃٌ رَّافِعَۃٌ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا فَکَانَتْ ھَبَآءً مُّنْبَثًّا وَّکُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَۃً (الواقعۃ:۱-۷)

جب قیامت قائم ہو جائے گی۔ جس کے واقع ہونے میں کوئی جھوٹ نہیں۔ وہ پست کرنے والی اور بلند کرنے والی ہوگی۔ جبکہ زمین زلزلہ کے ساتھ ہلا دی جائے گی اور پہاڑ بالکل ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے پھر وہ مثل پراگندہ غبار کے ہو جائیں گے اور تم تین جماعتوں میں ہو جاؤ گے۔

واقعہ بھی قیامت کے ناموں میں سے ہے کیونکہ یہ لامحالہ واقع ہونے والی ہے، پستی اور بلندی سے مطلب ذلت اور عزت ہے۔ یعنی اللہ کے اطاعت گزار بندوں کو یہ بلند اور نافرمانوں کو پست کرے گی، چاہے دنیا میں معاملہ اس کے برعکس ہو۔ اہل ایمان وہاں معزز و مکرم ہوں گے اور اہل کفر و عصیان ذلیل و خوار ہوں گے۔ آیت نمبر سات میں جو تین جماعتوں کا ذکر کیا گیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ خواص مومنین، عوام مومنین، اور کفار۔ آیات آئندہ میں خواص کو مقربین و سابقین کہا ہے اور عوام مومنین کو اصحاب الیمین اور کفار کو اصحاب الشمال۔

ھٰذَا نُزُلُھُمْ یَوْمَ الدِّیْنِ نَحْنُ خَلَقْنٰکُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَہٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَیْنَکُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِیْنَ عَلٰٓی اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَکُمْ وَنُنْشِئَکُمْ فِیْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَۃَ الْاُوْلٰی فَلَوْلَا تَذَکَّرُوْنَ (الواقعۃ:۵۶-۶۲)

قیامت کے دن ان کی مہمانی یہ ہے۔ ہمیں نے تم سب کو پیدا کیا ہے پھر تم کیوں باور نہیں کرتے؟ اچھا پھر یہ تو بتلاؤ کہ جو پانی تم ٹپکاتے ہو۔ کیا اس کا (انسان) تم بناتے ہو یا پیدا کرنے والے ہم ہی ہیں؟ ہم ہی نے تم میں موت کو متعین کر دیا ہے اور ہم اس سے ہارے ہوئے نہیں ہیں کہ تمہاری جگہ تم جیسے اور پیدا کر دیں اور تمہیں نئے سرے سے اس عالم میں پیدا کریں جس سے تم (بالکل) بے خبر ہو۔ تمہیں یقینی طور پر پہلی دفعہ کی پیدائش معلوم ہی ہے پھر کیوں عبرت حاصل نہیں کرتے؟

یعنی تم جانتے ہو کہ تمہیں پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے، پھر تم اس کو مانتے کیوں نہیں ہو؟ یا دوبارہ زندہ کرنے پر یقین کیوں نہیں کرتے؟ تم تمہارے بیویوں سے مباشرت کرنے کے نتیجے میں تمہارے جو قطرات منی عورتوں کے رحموں میں جاتے ہیں ان سے انسانی شکل و صورت بنانے والا ہم ہیں یا تم؟ تمہاری صورتیں مسخ کر کے تمہیں

بندر اور خنزیر بنا دیں اور تمہاری جگہ تمہاری شکل وصورت کی کوئی اور مخلوق پیدا کردیں ہم ہر چیز پر قادر ہے۔

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَ لَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ يَسْئَلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ كَلَّا لَا وَزَرَ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ نِ الْمُسْتَقَرُّ (القیمۃ:۱-۱۲)

میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی۔ اور قسم کھاتا ہوں اس نفس کی جو ملامت کرنے والا ہو۔ کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں جمع کریں گے ہی نہیں۔ ہاں کریں گے ہم تو قادر ہیں کہ اس کی پور پور تک درست کردیں۔ انسان تو چاہتا ہے کہ آگے آگے نافرمانیاں کرتا جائے۔ پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب آئے گا۔ پس جس وقت کہ نگاہ پتھرا جائے۔ اور چاند بے نور ہو جائے۔ اور سورج و چاند جمع کردیے جائیں اس دن انسان کہے گا کہ آج بھاگنے کی جگہ کہاں ہے؟ نہیں نہیں کوئی پناہ گاہ نہیں۔ آج تو تیرے پروردگار کی طرف ہی قرار گاہ ہے۔

کافر کہتے تھے کہ مرنے کے بعد کوئی زندگی نہیں۔ لا کے ذریعہ سے کہا گیا کہ جس طرح تم کہتے ہو، معاملہ اس طرح نہیں ہے میں قیامت کے دن کی قسم کھاتا ہوں، قیامت کے دن کی قسم کھانے سے مقصد اس کی اہمیت وعظمت کو واضح کرنا ہے۔ جب چاند وسورج کی روشنی ختم ہو جائے گی جب یہ واقعات ظہور پذیر ہوں گے تو پھر اللہ سے یا جہنم کے عذاب سے راہ فرار ڈھونڈھے گا، لیکن اس وقت راہ فرار کہاں ہوگی؟ جہاں وہ بندوں کے درمیان فیصلہ فرمائے گا یہ ممکن نہیں ہوگا کوئی اللہ کی اس عدالت سے چھپ جائے۔

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى (القیمۃ:۳۶-۴۰)

کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ اسے بیکار چھوڑ دیا جائے گا۔ کیا وہ ایک گاڑھے پانی کا قطرہ نہ تھا جو ٹپکایا گیا تھا؟ پھر وہ لہو کا لوتھڑا ہو گیا پھر اللہ نے اسے پیدا کیا اور درست بنا دیا۔ پھر اس سے جوڑے یعنی نر و مادہ بنائے۔ کیا اللہ تعالیٰ اس (امر) پر قادر نہیں کہ مردے کو زندہ کردے۔

اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ جب میں انسانوں کو پانی سے پھر پانی کو خون کے لوتھڑا پھر خون کے لوتھڑا گوشت کا ٹکڑا پھر اسے ہم نر و مادہ کا انتظام کر کے اس میں روح ڈالتے ہیں یعنی جو اللہ انسان کو اس طرح مختلف اطوار سے پیدا فرماتا ہے کیا مرنے کے بعد دوبارہ اسے زندہ کرنے پر قادر نہیں ہے۔

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا عُذْرًا اَوْ نُذْرًا اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ لِيَوْمِ الْفَصْلِ (المرسلات:۱-۱۳)

دل خوش کن چلتی ہواؤں کی قسم۔ پھر زور سے جھونکا دینے والیوں کی قسم۔ پھر (ابر کو) ابھار کر پراگندہ کرنی والیوں کی قسم۔ پھر حق و باطل کو جدا جدا کردینے والے۔ اور وحی لانے والے فرشتوں کی قسم۔ جو الزام اتارنے یا آگاہ کردینے کے لیے ہوتی ہے جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ یقیناً ہونے والی ہے۔ پس جب ستارے بے نور کردیے جائیں گے۔ اور جب آسمان توڑ پھوڑ کر دیا جائے گا۔ اور جب پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے کر کے اڑا دیے جائیں گے کس دن کے لیے انہیں ٹھہرا گیا ہے فیصلے کے دن کے لیے۔

مرسلات، عاصفات، ناشرات، فارقات اور ملقیات ان سب کی قسم کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ یقیناً ہوکر رہے گی یعنی جس دن لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا تو کوئی جنت میں اور کوئی جہنم میں چلا جائیگا۔

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا وَّ بَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا (سورۃ الانبیاء:۶-۲۰)

کیا ہم نے زمین کو فرش نہیں بنایا؟ اور پہاڑوں کو میخیں (نہیں بنایا) اور ہم نے تمہیں جوڑا جوڑا پیدا کیا اور ہم نے تمہاری نیند کو آرام کا سبب بنایا اور رات کو ہم نے پردہ بنایا ہے اور دن کو ہم نے (وقت) روزگار بنایا اور تمہارے اوپر ہم نے سات مضبوط آسمان بنائے اور ایک چمکتا ہوا روشن چراغ پیدا کیا۔ اور بدلیوں سے ہم نے بکثرت بہتا ہوا پانی برسایا تاکہ اس سے اناج اور سبزہ اگائیں۔ اور گھنے باغ (بھی اگائیں) بے شک فیصلہ کے دن کا وقت مقرر ہے۔ جس دن کہ صور پھونکا جائے گا۔ پھر تم سب جماعت در جماعت بن کر آؤ گے اور آسمان کھول دیا جائے گا تو اس میں دروازے دروازے ہو جائیں گے اور پہاڑ چلائے جائیں گے پس وہ سراب ہو جائیں گے۔

ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا اظہار کیا جب ان سب کاموں کو میں نے کیا اور میں ہی کروں گا تو پھر انسان کو دوبارہ وجود میں لانا مشکل کام نہیں ہے۔

يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا (النبا:۳۸-۴۰)

جس دن روح اور فرشتے صفیں باندھ کر کھڑے ہوں گے تو کوئی کلام نہ کر سکے گا مگر جسے رحمٰن اجازت دے دے اور ٹھیک بات زبان سے نکالے۔ یہ دن حق ہے اب جو چاہے اپنے رب کے پاس (نیک اعمال کرکے) ٹھکانا بنالے۔ ہم نے تمہیں عنقریب آنے والے عذاب سے ڈرادیا جس دن انسان اپنے ہاتھوں کی کمائی دیکھ لے گا اور کافر کہے گا کہ کاش میں مٹی ہوجاتا۔ یعنی اس کی عظمت ہیبت اور جلالت اتنی ہوگی کہ ''ابتداء'' اس سے کسی کو بات کرنے کی ہمت نہ ہوگی اور اس کی اجازت کے بغیر کوئی شفاعت کے لیے بھی لب کشائی نہیں کرسکے گا۔ کافر جب اپنے لیے ہولناک عذاب دیکھے گا تو یہ آرزو کرے گا۔ بعض کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حیوانات کے درمیان عدل وانصاف کے مطابق فیصلہ فرمائے گا حتی کہ ایک سینگ والی بکری نے بے سینگ کے جانور پر کوئی زیادتی کی ہوگی تو اس کا بھی بدلا دلائے گا۔ اس سے فراغت کے بعد اللہ تعالیٰ جانوروں کو حکم دے گا مٹی ہوجاؤ۔ چنانچہ وہ مٹی ہوجائیں گے اس وقت کافر بھی آرزو کریں گے کہ کاش وہ بھی حیوان ہوتے اور آج مٹی بن جاتے۔

فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى فَكَذَّبَ وَعَصٰى ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى فَحَشَرَ فَنَادٰى فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ءَ اَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ بَنٰهَا (النازعات:۱۴-۲۷)

وہ ایک دم میدان میں جمع ہوجائیں گے۔ کیا موسیٰ (علیہ السلام) کی خبر تمہیں پہنچی ہے؟ جبکہ انہیں ان کے رب نے پاک میدان طویٰ میں پکارا کہ تم فرعون کے پاس جاؤ اس نے سرکشی اختیار کرلی ہے اس سے کہو کہ کیا تو اپنی درستگی اور اصلاح چاہتا ہے اور یہ کہ میں تجھے تیرے رب کی راہ دکھاؤں تاکہ تو (اس سے) ڈرنے لگے۔ پس اسے بڑی نشانی دکھائی۔ پھر بھی وہ جھٹلاتا ہے اور نافرمانی کرتا ہے اور الگ ہٹ کر کوشش کرنے لگا۔ پھر سب کو جمع کرکے باآواز بلند کہنے لگا کہ تم سب کا رب میں ہی ہوں۔ تو (سب سے بلند وبالا) اللہ نے بھی اسے آخرت کے اور دنیا کے عذاب میں گرفتار کرلیا ہے بے شک اس میں اس شخص کے لیے عبرت ہے جو ڈرے کیا تمہارا پیدا کرنا سخت ہے یا آسمان کا؟ اللہ تعالیٰ نے اسے بنایا۔

اللہ تعالیٰ ایک ہی آواز میں تمام انسانوں کو جمع کرلیں گے ان آیتوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے تنبیہ کی کہ اگر انہوں نے گزشتہ لوگوں کے واقعات سے عبرت نہ پکڑی تو ان کا انجام بھی فرعون کی طرح ہوسکتا ہے۔ یہ کفار مکہ کو خطاب ہے اور مقصود زجر وتوبیخ ہے کہ جو اللہ اتنے بڑے آسمانوں اور ان کے عجائبات کو پیدا کرسکتا ہے، اس کے لیے تمہارا دوبارہ پیدا کرنا کون سا مشکل ہے۔ کیا تمہیں دوبارہ پیدا کرنا آسمان کے بنانے سے زیادہ مشکل ہے؟۔

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ يَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ (الطارق:۵-۱۰) انسان کو دیکھنا چاہئے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔ وہ ایک اچھلتے پانی سے پیدا کیا گیا ہے۔ جو پیٹھ اور سینہ کے درمیان سے نکلتا ہے۔ بے شک وہ اسے پھر لانے پر قدرت رکھنے والا ہے۔ جس دن پوشیدہ بھید کھل پڑیں گے۔ تو نہ کوئی زور چلے گا نہ کوئی مددگار ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے بار بار یہ خبر دی ہے کہ انسان کے مرنے کے بعد اسے دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے یعنی خود انسان کے پاس اتنی قوت ہوگی کہ وہ اللہ کے عذاب سے بچ جائے، نہ کسی اور طرف سے اس کو کوئی ایسا مددگار مل سکے گا جو اسے اللہ کے عذاب سے بچالے۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ (التین:۴-۸)

یقیناً ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا۔ پھر اسے نیچوں سے نیچا کردیا لیکن جو لوگ ایمان لائے اور پھر نیک عمل کیے تو ان کے لیے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا پس تجھے اب روز جزا کے جھٹلانے پر کونسی چیز آمادہ کرتی ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ (سب) حاکموں کا حاکم نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہر مخلوق کو اس طرح پیدا کیا ہے کہ اس کا منہ نیچے کو جھکا ہوا ہے صرف انسان کو دراز قامت، سیدھا بنایا ہے جو اپنے ہاتھوں سے کھاتا پیتا ہے۔ پھر اس کے اعضاء کو نہایت تناسب کے ساتھ بنایا۔ ان میں جانوروں کی طرح بے ڈھنگا پن نہیں ہے۔ ہر اہم عضو دو دو بنائے اور ان میں نہایت مناسب فاصلہ رکھا، پھر اس میں عقل و تدبر، فہم وحکمت اور سمع وبصر کی قوتیں ودیعت کیں، جو در اصل اللہ کی صفات ہیں۔ گویا اس اعتبار سے انسان اللہ کی صفات کا مظہر اور اس کا پرتو ہے۔ بعض علماء نے اس حدیث کو بھی اسی معنی ومفہوم پر محمول کیا ہے، جس میں ہے کہ ان اللہ خلق آدم علی صورتہ (مسلم کتاب البر والصلۃ والآداب) ''اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا'' انسان کی پیدائش میں ان تمام چیزوں کا اہتمام ہی احسن تقویم ہے، جس کا ذکر اللہ نے چار قسموں کے بعد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے لیے ضروری ہے کہ وہ لوگوں کے درمیان انصاف کرے اور اس کے عدل وانصاف ہی کا یہ تقاضا ہے کہ قیامت برپا کرے اور اوران کی دادرسی کرے جن پر دنیا میں ظلم ہوا۔ 'فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ' (الشوریٰ:۷) قیامت برپا کرنے کا تقاضا یہ ہے کہ ایک گروہ جنت میں ہوگا اور ایک گروہ جہنم میں ہوگا۔ جو اللہ پاک کے حکموں کو بجالایا ہوگا وہ جنت میں ہوگا اور جو اللہ کے حکموں کو نہیں بجالایا ہوگا۔ وہ جہنم میں ہوگا۔

☆☆☆

بدعت اسلام کی نظر میں

محمد فاروق محمد الیاس سلفی

محترم قارئین! اس وقت مسلم معاشرہ شرک وبدعات اور اوہام وخرافات کی دلدل میں جس طرح پھنسا ہوا ہے وہ کسی صاحب بصیرت سے مخفی نہیں، اپنے گردوپیش موجود غیر مسلم افراد کے زیر اثر اوہام وخرافات اور بدعات ومنکرات کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا جارہا ہے اور دن بدن نئی برائیوں کی جڑیں مضبوط ہورہی ہیں جو مسلم معاشرے کے لئے سم قاتل سے کم نہیں۔

بدعت کی حقیقت یہ ہے کہ یہ دین کا نقاب اوڑھ کر عوام کے سامنے آتی ہے اور بظاہر اس سے متعلق سارے اعمال اسلام ہی کا حصہ معلوم ہوتے ہیں مگر درحقیقت یہ اسلام کے نام پر بدترین دھوکہ دھی اور ضلالت فکر وعمل کا شاخسانہ ہیں۔ اسی لئے مذہب اسلام میں بدعت کی بڑی مذمت بیان کی گئی ہے اور اس سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے ارشاد نبوی ہے کل بدعة ضلالة "ہر بدعت گمراہی ہے"۔ (صحیح مسلم:۸۶۷)

نیز فرمان رسول ہے من عمل عملا لیس علیه امرنا فهو رد جس نے ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم موجود نہیں تو وہ عمل مردود ہے۔ (صحیح مسلم:۱۷۱۸)

بدعت کے رد میں رسول اکرم ﷺ کا یہ فرمان بھی حدیث کی کتابوں میں موجود ہے۔ من احدث فی امرنا هذا مالیس منه فهو رد یعنی جس نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی چیز نکالی جو اس میں سے نہیں ہے وہ مردود ہے (صحیح بخاری ۲۶۹۷۔ صحیح مسلم ۱۷۱۸)

محترم قارئین! علماء نے شرعی اعتبار سے بدعت کی جو جامع تعریف کی ہے وہ یہ ہے کہ جس کو دین کے اندر اللہ کا تقرب حاصل کرنے کے لئے ایجاد کیا گیا ہے اس کی صحت پر کوئی دلیل نہ تو کتاب اللہ سے اور نہ سنت سے ہو اور نہ ہی صحابہ نے اس کو کیا ہو۔ (بدعت کی حقیقت ص ۱۵)

اس تعریف کی روشنی میں دنیاوی ایجادات مثلا کار، جہاز، ٹیلیفون، وائرلس، ریل گاڑی اور جنگی ہتھیار وغیرہ بدعت سے خارج ہوجاتی ہیں کیونکہ ان سے تقرب الی اللہ مقصود نہیں بلکہ لوگوں کے مصالح وضروریات کے تحت مشروع چیزوں کے لئے ایجاد کی گئی ہیں اور یہ ساری چیزیں رسول اکرم ﷺ کے اس فرمان کے تحت آتی ہیں کہ انتم اعلم بامر دنیاکم یعنی تم لوگ اپنے دنیاوی امور کو زیادہ بہتر جانتے ہو۔ (صحیح مسلم)

کتاب وسنت میں بدعات کی بہت زیادہ مذمت مذکور ہے کیونکہ بدعات جاری کرنا شریعت سازی کے مترادف ہے اور شریعت سازی کا حق صرف اللہ اور اس کے رسول کو ہے، لہٰذا اگر کوئی بدعات کے اجراء کی صورت میں شریعت سازی کی کوشش کرے گا تو اسے ہرگز برداشت نہیں کیا جائے گا نیز جیسے شرک توحید کی ضد ہے۔ اسی طرح بدعت سنت کی ضد ہے اور اگر عقیدہ وعمل کی بربادی میں شرک کا پہلا نمبر ہے تو بدعت دوسرے نمبر پر ہے یہی وجہ ہے کہ بدعات کے عامل کے تمام اعمال برباد کردیئے جاتے ہیں اور پھر اسے توبہ سے بھی محروم کردیا جاتا ہے کیونکہ بدعتی جب بھی بدعت کا ارتکاب کرتا ہے تو بظاہر وہ نیک عمل کررہا ہوتا ہے لیکن حقیقت میں وہ عمل اسے آتش جہنم کی طرف لے جارہا ہوتا ہے وہ ہر بدعت کا ارتکاب ثواب سمجھ کر کرتا ہے اس لئے وہ کبھی بھی اس سے توبہ نہیں کرتا اور بالآخر جہنم کا ایندھن بن جاتا ہے الا ماشاء اللہ بدعتی پر اللہ نے لعنت فرمائی ہے حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا من احدث فیها حدثا فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین یعنی جو یہاں (مدینہ میں) کوئی بدعت جاری کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ (صحیح بخاری:۷۳۰۶) یہی نہیں بلکہ فرمان نبوی کے مطابق بدعتی روز قیامت حوض کوثر کے پانی سے بھی محروم رہے گا۔ (صحیح بخاری:۶۵۷۶)

قارئین کرام! بدعات کے تعلق سے حضرت معاذؓ کا فرمان ہے اے لوگو! نئی ایجاد کردہ بدعت سے بچو کیونکہ جو بھی بدعت ایجاد کی جائے وہ گمراہی ہے۔ (دارمی:۶۷)

حضرت ابن مسعودؓ کا فرمان ہے کہ (سنت کی) اتباع کرو اور نئی چیزیں ایجاد نہ کرو یقیناً تمہیں (دینی اعتبار) سے کفایت کی گئی ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ (طبرانی کبیر ۹/۱۵۴)

حضرت حسن بصریؒ کا ارشاد ہے دین میں لوگوں کے ایجاد کردہ نئے کاموں سے بچو کیونکہ بدترین کام نئے ایجاد کردہ ہیں (الزہد لامام احمد ص ۳۳۴)

محترم قارئین! شرک وبدعت پر نکیر ایک اہم فریضہ ہے جس کا ادا کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے اس سے گریز دینی نقطہ نگاہ سے بہت بڑا جرم ہے جو لوگ شرک وبدعت کے معاملات پر گرفت کرنے سے اس لئے محتاط رہتے ہیں کہ اس سے مسلمانوں کے درمیان تلخیاں پیدا ہوتی ہیں اور صلح وآشتی کے جذبہ کو نقصان پہنچتا ہے۔ ایسے لوگوں کی طبیعت کو رفتہ رفتہ شرک وبدعت سے ایک قسم کی مناسبت پیدا ہوجاتی ہے اور یہ چیز دین وایمان کے لئے زہر قاتل اور ناقابل تلافی نقصان ثابت ہوتی ہے۔

آج مسلم معاشرے میں بدعت کے مہلک اثرات جس طرح امت مسلمہ کے کردار وعمل کو گھن کی طرح کھوکھلا اور اسلام کے شفاف آئینہ کو مکدر کئے ہوئے ہیں ان کے تدارک وروک تھام کے لئے ٹھوس اور مثبت قدم اٹھانے کی ضرورت ہے تاکہ اسلام کا آئینہ گرد وغبار سے صیقل ہوجائے اور اس میں صحیح خدوخال واضح ہوسکیں اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

☆☆☆

نمونہ فارم مسابقہ حفظ وتجوید وتفسیر قرآن کریم

دفتر
مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند
۴۱۱۶، اہل حدیث منزل، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔۶
فون: ۲۳۲۷۳۴۰۷ فیکس: ۲۳۲۴۶۶۱۳

مسابقہ حفظ وتجوید وتفسیر قرآن کریم کمیٹی

فارم درخواست مقابلۂ تجوید وحفظ وتفسیر قرآن کریم

سال: ۱۴۳۹ھ-۲۰۱۸ء

۱- پاسپورٹ سائز کے تازہ فوٹو چار عدد۔ ایک چپکائیں ۳ ساتھ میں روانہ کریں۔
۲- چپکائے گئے فوٹو پر ادارے کی مہر ضرور لگوائیں۔

(فارم صاف ستھرے لفظوں میں پُر کریں)

نام:...................ولدیت:...................لقب:...................پیشہ:...................

مقام عمل:..........تاریخ پیدائش: (تاریخ، مہینہ اور سال کی وضاحت کے ساتھ) ہندسوں میں:...................لفظوں میں:...................

مسلک/تعلیمی اسناد:...................مراسلت کا مکمل پتہ اردو میں (مع پن کوڈ):...................

فون:...................مراسلت کا مکمل پتہ انگریزی میں (مع پن کوڈ):...................فون...................

مقابلہ کے لیے بھیجنے والی تنظیم/ادارہ کا نام و پتہ:...................

(تصدیق نامہ، تنظیم/ادارہ کے مطبوعہ لیٹر ہیڈ پر سربراہ ادارہ کے دستخط ومہر کے ساتھ منسلک کریں)...................

کیا اس سے قبل کسی ملکی یا غیر ملکی قرآنی مقابلہ میں شرکت کی ہے؟ اگر ہاں تو اس کی تفصیل:...................

گزشتہ مسابقہ کے جس زمرے میں شریک ہوئے تھے اس کی وضاحت:...................

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام اس مقابلۂ قرأت کے کس زمرے میں شرکت چاہتے ہیں؟:...................

۱- مکمل حفظ قرآن	۲:- بیس پارے	۳:- دس پارے
۴:- پانچ پارے	۵:- ناظرہ قرآن کامل	۶:- ترجمہ وتفسیر کا تحریری امتحان

اگر بیس یا دس یا پانچ پاروں کے حفظ میں حصہ لینا ہے تو ان پاروں کی وضاحت:...................

آپ کس اصولِ قرأت کے مطابق تلاوت کریں گے؟ حفص/ورش/قالون/الدوری (منتخب کردہ روایت کی نشان دہی کریں)...................

کیا آپ کا پاسپورٹ تیار ہے؟ اگر ہاں تو اس کی فوٹو کاپی لازما منسلک کیجئے اور پاسپورٹ نمبر لکھئے:...................

اقرارنامہ:

مندرجہ بالا معلومات میرے علم ویقین کے مطابق بالکل درست ہیں۔ میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے مقابلۂ قرأت کے قواعد وضوابط کی پابندی کروں گا اور اس کے ہر فیصلہ کو قطعی اور آخری تسلیم کروں گا۔

امیدوار کا نام...................دستخط:...................تاریخ:...................

تصدیق نامہ (نامزد کرنے والے تعلیمی ادارے یا مسلم تنظیم کے کسی ذمہ دار کا)

میں مذکورہ بالا طالب علم امیدوار کی تصدیق کرتا ہوں:

نام:...................منصب:...................تصدیق کنندہ کے دستخط:...................تاریخ:...................

ادارہ/تنظیم...................مہر:...................

برائے دفتری امور

۱- یہ درخواست مؤرخہ...................کو موصول ہوئی۔

وصول کنندہ کے دستخط:...................

۲- برائے زمرہ:...................۳- درخواست منظور/نامنظور:...................

۴- نامنظوری کی وجہ:...................

دستخط سکریٹری مقابلہ کمیٹی:...................

ساری انسانیت کی ہدایت ورہنمائی اور اصلاح اور اللہ تعالیٰ کے آخری پیغام قرآن مجید سے رشتہ مضبوط کرنے کے لیے

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیراہتمام اپنی نوعیت کا منفرد

اٹھارہواں کل ہند مسابقۂ حفظ وتجوید وتفسیر قرآن کریم

بتاریخ 28-29جولائی 2018 بمطابق 15-16ذی القعدہ 1439ھ بروز ہفتہ، اتوار

بمقام: D-254، اہل حدیث کمپلیکس، ابوالفضل انکلیو، نیو دہلی، ۲۵

رجسٹریشن کی آخری تاریخ: 25/جولائی 2018ء

اغراض ومقاصد

☆مسلمانوں کوزندگی کے تمام امور میں قرآنی تعلیمات پر عمل پیراہونے کی ترغیب دینا☆قرآن کریم کی تلاوت، تجوید وحفظ،اس کے معانی وتفسیر پر فکروتدبر میں دلچسپی پیدا کرنا☆

☆مسلمان بچوں میں قرآن کریم کی تلاوت وحفظ کا شوق پیدا کرنا ☆امت کوکتاب الٰہی سے وابستہ کرکے دنیاوآخرت میں فوزوفلاح سے ہمکنار کرنا☆

☆حفاظ وقراء کی حوصلہ افزائی نیز مدارس میں فن تجوید پر مزید توجہ کی راہ ہموار کرنا☆

خصوصیات

● ہزاروں روپے کے نقدانعامات ● حوصلہ افزائی کے لیے بھی متعدد ومختلف النوع انعامات ● ممتاز حفاظ وقراء کے لیے بین الاقوامی مقابلہ قرآن میں نامزدگی کا امکان ●

● ملک بھرمیں ۲۵ سال سے کم عمر کے حفاظ وقراء وطلباء کے لیے نادرونایاب موقعہ

مقابلے کے زمرے

اول: حفظ قرآن کریم کامل مع سوالات متعلقہ بہ احکام تجوید وقرأت	دوم: حفظ قرآن کریم بیس پارے مع سوالات متعلقہ بہ احکام تجوید وقرأت
سوم: حفظ قرآن کریم دس پارے مع سوالات متعلقہ بہ احکام تجوید وقرأت	چہارم: حفظِ قرآن کریم پانچ پارے مع سوالات متعلقہ بہ احکام تجوید وقرأت
پنجم: ناظرہ تلاوت قرآن کامل مع سوالات متعلقہ بہ احکام تجوید وقرأت	ششم: سورۃ النور، الفرقان، محمد، الحجرات، الطلاق کے ترجمے اور تفسیر کا تحریری امتحان

<u>ترجمہ وتفسیر (سورۃ النور، الفرقان، محمد، الحجرات، الطلاق) کا تحریری امتحان بتاریخ ۲۸/جولائی ۲۰۱۸ء بروز ہفتہ بمقام اہل حدیث کمپلیکس اوکھلا، نئی دہلی منعقد ہوگا اور اس کا پرچہ سوالات مصحف مطبوع مجمع الملک فہد ۱۴۱۷ھ ترجمہ مولانا جوناگڑھیؒ کی روشنی میں تیار کیا جائے گا۔</u> ☆امیدوار کے لیے ضروری ہوگا کہ وہ مقررہ پاروں کا حافظ ہو اور احکام تجوید وقرأت سے بھی واقف ہو، احکام تجوید کے سوالات کا عملاً جواب دے سکے، قرأتِ سبعہ میں سے کسی ایک قرأت کے مطابق تلاوت کرے، جس کا واضح اندراج فارم داخلہ میں کرنا لازمی ہے۔ ☆ایک قاری کو صرف ایک ہی زمرہ میں شرکت کی اجازت ہوگی۔

اہم وضاحت: اگرکسی زمرے کے لیے پانچ سے کم امیدوار اہل حدیث کمپلیکس اوکھلا، نئی دہلی پہنچے تو مرکزی جمعیت اس زمرے کا مقابلہ منعقد کرنے سے معذور ہوگی۔

شرائط شرکت مسابقہ

❶ مقابلہ میں شرکت کی درخواست مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے مقررہ فارم پر ہی دی جائے گی۔ (ناگزیر حالات میں مقررہ فارم کی فوٹو کاپی استعمال کی جاسکتی ہے) ❷ شرکت کے متمنی قاری کی عمر ۲۵ سال سے زائد نہ ہو ❸ امیدوار کا شمار ملک کے مشہور پیشہ ور قراء میں نہ ہوتا ہو۔ ❹ اس سے پہلے وہ کسی بین الاقوامی مقابلۂ حفظ وقرأت میں حصہ نہ لے چکا ہو ❺ مرکزی جمعیت کے کسی مقابلے کے شریک قاری کو اس زمرے میں یا اس سے نیچے کے زمرے میں شرکت کی اجازت نہیں ہوگی جس میں وہ پہلے بھی حصہ لے چکا ہو۔ ❻ مقابلے میں شرکت کی مکمل درخواست، انعقاد مقابلہ سے چار روز قبل دفتر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کو موصول ہونا لازمی ہے بصورت دیگر درخواست رد کردی جائے گی ❼ حفظ قرآن اور تجوید واحکام کی قابل قبول سند یا تصدیق نامہ کی فوٹو کاپی درخواست کے ساتھ منسلک ہو اور اصل اپنے ساتھ لائے۔ ❽ مقابلے میں شرکت کی نامزدگی کسی دینی تعلیمی ادارے یا معروف مسلم تنظیم کی جانب سے ہونی چاہیے ❾ اصولِ تجوید وقرأت سے ناواقف امیدوار کو مقابلے سے خارج کردیا جائے گا۔

☆ زمرۂ پنجم (ناظرہ قرآن مکمل) میں حفظ کررہے طلبہ کو شرکت کی اجازت نہ ہوگی۔

ان شاء اللہ نقدانعامات کے علاوہ دیگر انعامات بھی دیئے جائیں گے
نیز دیگر شرکاء کے لیے بھی کچھ تشجیعی انعامات ہوں گے۔

عام وضروری شرائط

(۱) مقابلے کی شرائط اور درخواست فارم بذات خود ڈاک ٹکٹ بھیج کر دفتر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند سے طلب کئے جاسکتے ہیں۔ نیز صوبائی جمعیات کے دفاتر سے بھی حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

(۲) اس مقابلے میں شرکت کے امیدوار اپنے جملہ اخراجات سفر کے ذمہ دار خود ہوں گے۔

(۳) امیدواروں کے دوروزہ قیام وطعام کا بندوبست مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی جانب سے کیا جائے گا بشرطیکہ اس کی اطلاع چار روز قبل مرکزی جمعیت کو مل چکی ہو۔

(۴) قیام گاہ جانے سے قبل اپنی آمد کا اندراج لازماً مکمل کرائیں۔ موسم کے مطابق بستر ساتھ لائیں۔ جمعیت اس سلسلے میں تعاون سے معذور رہے گی۔

(۵) نابینا امیدوار کے ہمراہ آنے والے ایک صاحب کی ضیافت کی ذمہ داری بھی مرکزی جمعیت قبول کرے گی۔

(۶) غیر امیدوار افراد یا ساتھ آنے والے افراد ۶۰ روپے یومیہ کا کھانے کا کوپن حاصل کر کے ناشتہ، ظہرانہ اور عشائیہ کی سہولت حاصل کرسکتے ہیں۔

(۷) قواعد وضوابط اور فارم میں مذکورہ شرائط کی تکمیل کرنے والے امیدوار ہی شرکت کے مجاز ہوں گے۔

ملاحظہ: اس سلسلے میں مزید معلومات کے لیے ناظم مقابلہ کمیٹی سے ہر روز (علاوہ اتوار) شام ۴/بجے سے ۶/بجے تک بذریعہ فون یا شخصی طور پر رابطہ قائم کیا جاسکتا ہے۔

درخواست فارم مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی ویب سائٹ **www.ahlehadees.org** پر دستیاب ہے شرکت کے خواہشمند طلبا اسے فری ڈاؤن لوڈ کرسکتے ہیں۔

ضروری معلومات نیز فارم حاصل کرنے کے لیے فوراً رابطہ قائم کریں

مسابقۂ حفظ وتجوید وتفسیر قرآن کریم کمیٹی

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، اہل حدیث منزل ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔ ۶

فون: 011-23273407 فیکس: 011-23246613 ای میل: jamiatahlehadeeshind@hotmail.com

پندرہ روزہ جریدہ ترجمان دہلی

ماہ رمضان میں کئے جانے والے نیک اعمال

ڈاکٹر امان اللہ محمد اسماعیل المدنی
مدرس مسجد نبوی شریف

اللہ تعالیٰ نے جن وانس کوصرف اورصرف اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ ''وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ''[الذاریات: 56]،لہذا ایک مسلمان کو چاہئے کہ وہ مرتے دم تک اللہ کی عبادت وبندگی میں مشغول ومصروف رہے۔''وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ'' [الحجر:99]۔

ماہِ رمضان خیر وبرکت کے اعتبار سے تمام مہینوں میں سب سے افضل مہینہ ہے، اس مبارک مہینے میں ہمیں زیادہ سے زیادہ نیک اعمال سے اپنی جھولی بھر لینا چاہئے۔

ذیل میں چند،ان اعمال صالحہ کا ذکر کیا جارہا ہے جنہیں ماہِ رمضان میں پابندی کے ساتھ کرنا چاہئے:

۱- ماہ ِرمضان المبارک میں روزہ رکھنا: رمضان المبارک کا روزہ ہر عاقل، بالغ مرد وعورت پر فرض ہے،''يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ''[البقرۃ:183]۔

روزے کی فضیلت بہت زیادہ ہے، اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ خود عطا فرمائے گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:''یقول اللہ عزوجل:''الصوم لی وانا اجزی به، یدع شهوته واکله وشربه من اجلی، والصوم جنة، وللصائم فرحتان: فرحة حین یفطر، وفرحة حین یلقی ربه ولخلوف فم الصائم أطیب عند الله من ریح المسک'' [صحیح بخاری حدیث: ۷۴۹۲]۔

اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ چونکہ روزے دار خالص اللہ تعالیٰ کیلئے کھانا پینا ترک کر دیتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ اسے بغیر کسی واسطہ کے خود روزے کا بدلہ عطا فرمائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزید فرماتے ہیں:''من صام رمضان ایمانا واحتسابا، غفرله ما تقدم من ذنبه'' جوشخص ایمان اور ثواب کی امید سے روزہ رکھے گا، اللہ تعالیٰ اسکے تمام گناہوں کو معاف فرمادے گا۔[صحیح بخاری حدیث: ۳۸]۔

۲- قیام اللیل (تراویح) کا اهتمام کرنا: قیام اللیل اللہ تعالیٰ کے یہاں بہت ہی محبوب عبادت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیام اللیل کا کافی اہتمام کرتے تھے، آپ کے قیام کا یہ عالم تھا کہ کثرت قیام کی وجہ سے آپ کے پیر میں سوجن آجاتی تھی، صحیح حدیث میں ہے کہ:''قام النبی صلی الله علیه وسلم حتی تورمت قدماه، فقیل له: غفر الله لک ماتقدم من ذنبک وما تأخر، قال: 'أفلا أکون عبداً شکوراً''[صحیح بخاری حدیث:4836]،اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی صفت بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:''وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ''[الفرقان:64]،بالخصوص رمضان کے قیام کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:''من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه'' یعنی جوشخص ماہ رمضان میں قیام کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے تمام گناہوں کو معاف کرے گا۔[صحیح بخاری حدیث: ۳۷]۔

ماہ رمضان میں جماعت کے ساتھ تراویح کی نماز ادا کرنا زیادہ باعثِ اجر وثواب ہے، بلکہ علماء اجلاء تراویح کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے کو ہی افضل قرار دیتے ہیں، لیکن تنہا ادا کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

۳-صدقہ وخیرات کا زیادہ اهتمام کرنا: صدقہ وخیرات ایک افضل ترین عبادت ہے، اس کی فضیلت اور فوائد لا تعداد ہیں، لیکن رمضان المبارک کے مہینے میں صدقہ وخیرات زیادہ سے زیادہ کرنا چاہئے، ماہ رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ملاحظہ فرمائیں:''کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اجود الناس بالخیر، وکان أجود مایکون فی شهر رمضان ان جبریل علیه السلام کان یلقاه فی کل سنة، فی رمضان حتی ینسلخ فیعرض علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم القرآن، فاذا لقیه جبریل کان رسول الله صلی الله علیه وسلم أجود بالخیر من الریح المرسلة'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر کے معاملے میں کافی سخی تھے، جبکہ ماہ رمضان میں تیز تند ہواؤں کے مانند اللہ کے راستے میں دان وخیرات کرتے تھے۔[صحیح مسلم حدیث:۲۳۰۸]۔

صدقه وخیرات کی چنداهم شکلیں هیں :

ا-فرض زکاة کی ادائیگی کا اهتمام کرنا : سلف صالحین فرض زکاۃ کی ادائیگی کا اہتمام رمضان المبارک میں کرتے تھے، اگرچہ فرض زکاۃ کی ادائیگی سال کے کسی بھی مہینے میں ممکن ہے۔

۲- عام صدقه وخیرات کا اهتمام کرنا : عام صدقہ وخیرات کا اہتمام مندرجہ ذیل شکلوں میں کی جاسکتی ہے:

أ-غریب ،مسکین اور محتاج کو کھانا کھلانا: شریعتِ اسلامیہ نے کھانا کھلانے پر کافی زور دیا ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:''وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا''[الانسان:8]۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:''یا أیها الناس أفشوا السلام وأطعموا الطعام، وصلوا الارحام، وصلوا باللیل والناس نیام، تدخلوا الجنة بسلام'' [سنن ابن ماجہ حدیث: 3251, شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے]۔

ب- روزے دار کو افطار کرانا: روزے دار کو افطار کرانے کا ثواب بہت زیادہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:''عن زید بن خالد الجهنی قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: من فطر صائما کان له مثل أجره، غیر انه لا ینقص من أجر الصائم شیئا'': هذا حدیث حسن صحیح'' روزے دار کو افطار کرانے کا ثواب روزہ رکھنے کے برابر ہے اور روزے دار کے اجر میں کسی قسم کی کوئی کمی واقع نہیں ہوگی۔ [سنن الترمذی حدیث ٨٠٧، شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے]۔

٤- قرآن کریم کی تلاوت کرنا: شریعت اسلامیہ نے تلاوتِ قرآن کریم پر کافی زور دیا ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے۔'' اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ اُولٰٓئِکَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَمَنْ یَّکْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ'' [البقرة:121]۔

اور جو لوگ قرآن کریم کی تلاوت نہیں کرتے ایسے لوگوں کی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی سے کرینگے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:''وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا'' [الفرقان:30]۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے مہینے میں تلاوت قرآن کا کافی اہتمام کرتے، جبریل علیہ السلام آپ کو ہر رمضان میں مکمل قرآن پڑھایا کرتے تھے، اور اس رمضان میں جس رمضان کے بعد آپ پر کوئی رمضان نہیں آیا جبریل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو مرتبہ قرآن پڑھایا:'' فعن ابن عباس رضی الله عنهما، قال: کان رسول الله صلی الله علیه وسلم "اجود الناس، وکان أجود مایکون فی رمضان حین یلقاه جبریل، وکان جبریل یلقاه فی کل لیله من رمضان، فیدارسه القرآن، فلرسول الله صلی الله علیه وسلم حین یلقاه جبریل أجود بالخیر من الریح المرسلة'' [صحیح بخاری حدیث:3220]۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جبریل علیہ السلام، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماہ رمضان میں قرآن پڑھایا کرتے تھے۔

قرآن کریم کی تلاوت کی فضیلت بیان کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:'' من قرأ حرفا من کتاب الله فله به حسنة، والحسنة بعشر أمثالها، لا أقول الم حرف، ولکن ألف حرف ولام حرف ومیم حرف'' یعنی جو قرآن کریم کے ایک حرف کی تلاوت کرے گا اسے دس نیکی ملے گی۔ [سنن الترمذی حدیث ٢٩١٠، شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے]۔

قرآن کریم کی تلاوت کے دوران چند اہم چیزوں کا لحاظ رکھنا چاہئے:

أ-قرآن کریم کی تلاوت کثرت سے کرنا۔

ب-تلاوت قرآن کریم کے دوران رونا۔

ج-قرآن کریم کا فہم حاصل کرنا۔

د-قرآن کریم پر عمل کرنا۔

ہ-قرآن کریم کے مطابق اپنا عقیدہ بنانا۔

٥- اعتکاف کرنا: اعتکاف کا ذکر قرآن وسنت میں موجود ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:''وَاَنْتُمْ عٰکِفُوْنَ فِی الْمَسٰجِدِ '' [البقرة:187]، اور اللہ تعالی مزید فرماتا ہے:'' وَعَهِدْنَآ اِلٰٓی اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْعٰکِفِیْنَ وَالرُّکَّعِ السُّجُوْدِ '' [البقرة: 125]۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان میں اعتکاف کرتے تھے:''عن ابی هریرة رضی الله عنه، قال: کان النبی صلی الله علیه وسلم، یعتکف فی کل رمضان عشرة ایام، فلما کان العام الذی قبض فیه اعتکف عشرین یوما'' یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان میں دس دنوں کا اعتکاف کرتے تھے اور اس سال جس سال آپ کا انتقال ہوا آپ نے بیس دنوں کا اعتکاف کیا۔[صحیح بخاری حدیث: ٢٠٤٤]۔

اعتکاف سے متعلق چند اہم مسائل:

١-اعتکاف مشروع ومستحب عمل ہے، اعتکاف کبھی بھی کر سکتے ہیں، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شوال میں بھی اعتکاف کرنا ثابت ہے، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو غیر رمضان میں اپنے اعتکاف والی نذر کو پورا کرنے کا حکم دیا تھا:''فعن ابن عمر ان عمر رضی الله عنه نذر فی الجاهلیة ان یعتکف فی المسجد الحرام. قال: أراه قال لیلة: قال له رسول الله صلی الله علیه وسلم: "أوف بنذرک'' [صحیح بخاری حدیث:2043]۔

٢-اعتکاف کم از کم ایک دن یا ایک رات کا ہونا چاہئے جیسا کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک رات کے اعتکاف کی نذر مانی تھی تو آپ نے اسے پورا کرنے کا حکم دیا، اگرچہ اس مسئلہ میں علماء کرام کے درمیان اختلاف ہے۔

البتہ مسجد میں داخل ہوتے وقت کچھ دیر کیلئے اعتکاف کی نیت کر لینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب سے ثابت نہیں ہے۔

٣- رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پابندی کے ساتھ کرتے تھے، لہذا رمضان کے آخری عشرہ کے اعتکاف کی پابندی کرنی چاہئے۔

٤-اعتکاف مسجد میں کرنا چاہئے کیونکہ اعتکاف کا ثبوت غیر مسجد میں نہیں ملتا۔

٥-اعتکاف کسی بھی مسجد میں کر سکتے ہیں، اعتکاف کیلئے جامع مسجد کی شرط لگانا صحیح نہیں ہے، البتہ سب سے افضل اعتکاف مساجد ثلاثہ مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصی کا ہے، پھر جامع مسجدوں میں، پھر کسی بھی مسجد میں اور اس مسئلہ میں مرد وعورت

سب برابر ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ کے زمانے میں اور آپ کے بعد بھی عورتیں مسجد ہی میں اعتکاف کرتی تھیں۔

٦-اعتکاف کیلئے مسجد کے کسی حصے کو لازم پکڑنا ضروری نہیں ہے, بلکہ پوری مسجد میں اعتکاف کے دوران کہیں بھی آجاسکتے ہیں, مسجد کے اندر منعقد ہونے والے تمام دینی وشرعی پروگرامس میں شرکت کی جاسکتی ہے۔

٧-آخری عشرہ میں اعتکاف کیلئے بیسویں روزے کا افطار اسی مسجد میں کرنا چاہئے جس میں آخری عشرے کا اعتکاف کی نیت ہو، البتہ اگر کوئی اکیس رمضان کے فجر کے وقت مسجد میں داخل ہوجائے تو کافی ہے۔

٨-درمیان اعتکاف ضرورت کی وجہ سے اعتکاف توڑا جاسکتا ہے, اوراس کا کوئی کفارہ نہیں ہے۔

٩-عید کا چاند نکلتے ہی اعتکاف سے نکل سکتے ہیں۔

٦- لیلۃ القدر کی تلاش: رمضان المبارک کا آخری عشرہ انتہائی خیروبرکت والا ہے, اسی آخری عشرہ میں ایک رات ہے جسے لیلۃ القدر کہا جاتا ہے جو مبارک رات ہے اور ہزار مہینوں سے بہتر ہے, اللہ تعالی کا فرمان ہے۔ ''اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَیۡلَةِ الۡقَدۡرِ وَمَآ اَدۡرٰئکَ مَا لَیۡلَةُ الۡقَدۡرِ لَیۡلَةُ الۡقَدرِ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِکَةُ وَالرُّوۡحُ فِیۡهَا بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ مِنۡ کُلِّ اَمۡرٍ سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰی مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ'' [القدر:١- 5]، اللہ تعالی مزید فرماتا ہے، ''اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَیۡلَةٍ مُّبٰرَکَةٍ اِنَّا کُنَّا مُنۡذِرِیۡنَ فِیۡهَا یُفۡرَقُ کُلُّ اَمۡرٍ حَکِیۡمٍ'' [الدخان:٣-٤]۔

اس عشرہ کی تمام راتوں میں قیام اللیل، ذکرواذکار، تسبیح وتہلیل، توبہ واستغفار اور تلاوت کلام کا زیادہ اہتمام کرنا چاہئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان راتوں میں خود شب بیداری کرتے اور اہل وعیال کو بھی جگاتے ''فعن عائشة رضى الله عنها، قالت: كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا دخل العشر شد مئزره وأحيا ليله، وأيقظ أهله'' [صحیح بخاری حدیث٢٠٢٤]۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ القدر کی تلاش کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''من قام ليلة القدر ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه، ومن صام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه'' یعنی جو شخص لیلۃ القدر کا قیام کریے گا اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کردئے جاتے ہیں۔[صحیح بخاری حدیث: ١٩٠١]۔

شب قدر کو پانے یا اس کا ثواب حاصل کرنے کے لئے اچھا یہ ہے کہ پورے عشرہ کی تمام راتوں کا قیام کیا جائے، بالخصوص طاق راتیں عبادت وبندگی میں گزاری جائے۔

٧- ماہ رمضان میں عمرہ کا اہتمام: عمرہ ایک مشروع عبادت ہے، قرآن کریم میں اس کا ذکر وارد ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی بار عمرہ ادا کرنا ثابت ہے، صحیح اور راجح قول کے مطابق زندگی میں حج کی طرح استطاعت کے ساتھ ایک مرتبہ واجب ہے، عمرہ کبھی بھی ادا کرسکتے ہیں اوراس کی فضیلت بہت زیادہ ہے, بالخصوص ماہ رمضان میں عمرہ ادا کرنے کی فضیلت حج کے برابر ہے, صحیح حدیث میں وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری عورت سے فرمایا: رمضان میں عمرہ ادا کرلینا کیونکہ رمضان میں عمرہ ادا کرنے کا ثواب حج کے برابر ہے'' فعن ابن عباس رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لامرأة من الانصار سما ها ابن عباس فنسيت اسمها ''ما منعک ان تحجى معنا؟ ، قالت: لم يكن لنا الا ناضحان فحج أبو ولدها وابنها على ناضح وترک لنا ناضحا ننضح عليه، قال: فاذا جاء رمضان فاعتمرى، فان عمرة فيه تعدل حجة'' [صحیح مسلم حدیث:١٢٥٦]۔

٨- دعا اور ذکر واذکار کی پابندی: رمضان کے مبارک مہینے میں زیادہ سے زیادہ ذکرواذکار، تسبیح وتہلیل اور دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہئے، کیونکہ یہ اعمال صالحہ اللہ تعالی کو بہت زیادہ پسند ہیں اوران کے ذریعہ ہم جہنم سے بچ سکتے ہیں اور جنت کے حقدار بن سکتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''عن ابى هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: رغم أنف رجل ذكرت عنده فلم يصل على ورغم أنف رجل دخل عليه رمضان ثم انسلخ قبل أن يغفر له، ورغم أنف رجل أدرک عنده أبواه الكبر فلم يدخلاه الجنة'' [سنن ترمذی حدیث:٣٥٤٥] یعنی اس شخص کا ناک خاک آلود ہو جس نے رمضان کا مبارک مہینہ پالینے کے بعد بھی اپنی مغفرت وبخشش نہیں کروا پایا۔

٩- توبہ واستغفار: رمضان کے اس پُر بہار موسم میں توبہ واستغفار خوف کرنا چاہئے، توبہ واستغفار سے اللہ تعالی تمام گناہوں کو معاف کرتے ہوئے انہیں نیکیوں میں بدل دیتا ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے۔ ''رَبَّنَا اَتۡمِمۡ لَنَا نُوۡرَنَا وَاغۡفِرۡلَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ'' [التحریم:8]، اللہ تعالی کا فرمان ہے: ''اِلَّا مَنۡ تَابَ وَاٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلاً صالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمۡ حَسَنٰتٍ وَکَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا'' [الفرقان:70]۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطا کرنے کے بعد توبہ کرنے والے کو بہترین خطاکار کے لقب سے ملقب فرمایا: ''فعن انس، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ''كل بنى آدم خطاء، وخير الخطائين التوابون'' [سنن ابن ماجہ حدیث: 4251، شیخ البانی رحمہ اللہ نے حسن قرار دیا ہے]۔

اخیر میں اللہ تعالی سے دعا گو ہوں کہ اے اللہ! تو ہم تمام مسلمانوں کو ہمیشہ نیک اعمال کی توفیق عطا فرما، بالخصوص ماہ رمضان میں زیادہ سے زیادہ اعمال صالحہ کی توفیق دے۔ آمین یارب العالمین۔

☆☆☆

حقوق انسانی کے تحفظ میں حکومتوں اور عام شہریوں کی ذمہ داریاں

تحریر: عبدالوہاب حجازی
جامعہ اسلامیہ خیر العلوم ڈومریا گنج

انسان کے لئے اللہ کی بنیادی عطیات میں سے یہ پانچ چیزیں بہت اہم ہیں یعنی دین، جان، عقل، نسل اور مال، بندوں کے لئے ان کی حفاظت بہت ضروری ہے ،اس کے بغیر انسانی زندگی فساد بدامنی اور انتشار کا شکار ہوجاتی ہے، دنیا بھر کے تمام انسانوں کی مصلحتیں ان سے جڑی ہوئی ہیں، ذاتی طور پر ہر فرد بشر مرد عورت پر ان مصلحتوں کے قیام کے لئے جدو جہد اوران کی حفاظت کے لئے چوکنا رہنا ضروری ہے، معاشرہ بھی اس کا ذمہ دار ہے، اورنوع انسانی کی ساری حکومتوں کے فرائض وواجبات میں داخل ہے کہ اپنے شہریوں کے دین، جان، عقل، نسل اور مال کی حفاظت کریں۔ دنیا کے تمام مذاہب خواہ وہ آسمانی مذاہب ہوں جن میں اسلام سب سے آخری اور مکمل مذہب ہے یا فلسفیانہ مذاہب ہوں سب نے اپنے اپنے دور میں انسانوں کی ان بنیادی ضروریات کا لحاظ کیا ہے، لیکن موجودہ دور جس میں ہم جی رہے ہیں، انسانی زندگی ان پانچوں ضروریات کے تعلق سے سخت اضطراب وانتشار کا شکار ہے۔

اس اضطراب وانتشار کی اصل وجہ جس کی جانب انسانوں کی توجہات کم مبذول ہورہی ہیں وہ ہے ان پانچوں امور سے متعلق پیدا ہونے والے مسائل کے حل کی فوری، صحیح اور پرامن حل کی کوشش نہ ہونا، اس طرح مسائل کا انبار لگتا جاتا ہے، لوگوں ،معاشروں اور طبقات کے درمیان دوریاں، الجھنیں، عداوتیں اورلڑائیاں شروع ہوجاتی ہیں اور دین، جان، عقل، نسل اور مال کی بربادی کا ناختم ہونے والا سلسلہ انسانی زندگیوں کوامن سے محروم کرکے انھیں اپنے گھروں، بستیوں، شہروں اورملکوں میں خوف ودہشت، احساس ذلت اورانسانی خوبیوں سے محروم کرکے جانوروں جیسے احساسات کا عادی بنادیتا ہے۔ ظاہر بات ہے کہ نوع انسانی کا یہ بہت بڑا خسارہ ہے اور یہ اسے بہت بڑی تباہی میں مبتلا کرنے والا ہے۔

جان ومال اور دیگر انسانی حقوق ومصالح کا ضیاع عالمی پیمانہ پر دونوں عالمی جنگوں کے زمانہ سے نمایاں تر ہے، بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ دونوں جنگوں میں ڈھائی کروڑ انسانی جانوں کا خاتمہ ہوا ہے، کچھ لوگوں نے چھ کروڑ بھی بتایا ہے، ان جنگوں کے بعد دہشت گردوں کی تلاش اور تعاقب میں اگر شمار کیا جائے تو کروڑوں لوگ مارے جاچکے ہیں یا دوسری تباہیوں کا حال بقول ڈاکٹر فاروق عبداللہ اس طرح ہے ’’ایک منصوبہ بند سازش کے تحت اسلام دشمن طاقتیں مل کر مسلم دنیا کے خلاف برسر جنگ ہیں، عراق، شام، لبنان، فلطسین، مصر، ترکی، افغانستان، یمن اور دیگر ممالک کی یونیورسٹیاں، مدارس، اسلامی فن تعمیر کی شان دار عمارتیں اور اسلامی لائبریریاں زمیں بوس کی گئیں، ہر روز قیمتی جانیں تلف ہورہی ہیں، لاکھوں کی تعداد میں مسلمان رفیوجی بن کر دردر کی ٹھوکریں کھارہے ہیں۔‘‘ (انقلاب ۵/فروری ۲۰۱۸ م)

بنی نوع انسان کے مالی ضیاع کے تعلق سے دیکھا جائے تو اس وقت دنیا کے ممالک اقتصادی طور پر کچھ عالمی طاقتوں کے دست نگر بن گئے ہیں۔ اقتصادی گلوبلائزیشن کی سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ پوری دنیا کی دولت سمٹ کر چند افراد کے پاس آگئی ہے، چنانچہ ۳۵۸/افراد ایسے ہیں جن کی دولت دنیا کی نصف آبادی کی دولت کے بقدر ہے، ۲۰فی صد ممالک پوری دنیا کی ۸۵ فیصد پیداوار اور ۸۴ فیصد عالمی تجارت پر قابض ہیں (العولمۃ ص ۱۹ بحوالہ گلوبلائزیشن اور اسلام ص ۲۴۸)

اقتصادی عالم گیریت کے نتیجے میں دولت اور آمدنی کی تقسیم میں زبردست فرق دیکھنے میں آیا ہے، حتی کہ ایک ہی ملک کے باشندوں کے درمیان آمدنی کے حوالہ سے خط فاصل قائم ہے، اکثریت ان لوگوں کی ہے جن کی زندگی اس مشین کے مانند ہے جسے سرمایہ دارانہ مغربی طاقتوں کی خدمت کرتے ہی رہنا ہے۔

عالمی ثروت کی تقسیم میں جو امتیاز اور قومی، نسلی اور ملکی فرق در آیا ہے، اسی طرح کا فرق ملکوں کی مقامی دولت کی تقسیم میں بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ ایک ہی ملک کا ایک طبقہ اقتصادی عالم گیریت کی وجہ سے ملک کی دولت کے بڑے حصے پر قابض ہے، اس کے برخلاف ایک بڑا طبقہ ایسا بھی ہے جو اس سے یکسر محروم ہے۔ (العرب والعولمۃ ص ۱۴۱ بحوالہ گلوبلائزیشن اور اسلام)

بے روزگاری کی وجہ سے بڑھتی ہوئی غربت نے جرائم کے دائرے کو وسیع کردیا ہے، پڑھے لکھے لوگ منظم جرائم کررہے ہیں، ان میں کمپیوٹر کے ماہرین ہیں جو انٹرنیٹ کی مدد سے متمول افراد کی مدد کرتے اور انھیں ٹیکس سے بچاتے ہیں یہ گروہ انٹرنیٹ کے ذریعہ ان کی دولت بیرون ملک منتقل کردیتے ہیں صرف ۱۹۹۰ء میں روس سے ۵/ارب ڈالر غیر قانونی طور پر منتقل ہوئے تھے۔ (العولمۃ ص ۲۱)

۱۹۹۵ام میں اقوام متحدہ نے بکین کانفرنس منعقد کی تھی جس نے سابقہ آسمانی شریعتوں، اسلام اور انسانی فطرت کے برخلاف حرام جنسی تعلقات کا نعرہ لگایا، مکمل

جنسی آزادی، آغاز جوانی میں شادی سے نفرت، مانع حمل، وسائل وذرائع کا فروغ آپریشن وغیرہ کے ذریعہ مرد کی صلاحیت کو ختم کرنا، محدود اولاد، محفوظ طریقے سے اسقاط حمل کی اجازت، مردوزن کے درمیان مخلوط تعلیم، نوعمری میں ہی لڑکے لڑکیوں کو جنسی ثقافت کی تعلیم وغیرہ پر زور دیا گیا۔ یہ اعلان کیا گیا کہ معاشرہ اب ہر قسم کی قیود سے آزاد، اباحیت کی راہ پر گامزن ہوگا، کسی بھی مذہب خصوصا اسلام کو اس ترقی یافتہ معاشرے کی سمت بدلے کا کوئی حق نہیں ہوگا، والدین کی بچوں پر کوئی ذمے داری نہیں ہوگی، جبکہ مردوعورت کا ذمہ دار نہیں ہوگا (العولمة الاجتماعية للمرأة والاسرة، مجله البيان ص۳۸ شماره ۱۷۰ بحواله گلوبلائزیشن اوراسلام ص۳۶۸)

امریکی صدر جارج بش (جونیئر) نے یہودی مسیحی یونین کے اجلاس میں نیومیکسیکو کے ایلبوک ریک مقام پر اپنی تقریر میں کہا تھا: خدا کے فضل سے ہم سفید فام مہذب اور شہری لوگ اس دنیا پر اپنے آزادانہ، رحم دلانہ اور خوبصورت عقائد مسلط کرکے رہیں گے، جو ہمارے مال ودولت اور ہمارے آفاقی پیغام کی بھوکی ہے آج کے بعد مردوں کی داڑھی رکھنے کا پابند نہیں ہونا پڑے گا، اور خواتین کو اپنے چہرے اور جسم چھپانے پر مجبور نہیں ہونا پڑے گا، آج سے اور ہمیشہ ہمیش کے لئے ہر جگہ کے لوگ شراب پی سکیں گے، سگریٹ نوشی کرسکیں گے، اور ہم جنسی پرستی سے لطف اندوز ہوسکیں گے، وہ آزاد ہیں اپنی جنسی خواہشات کی تکمیل کے لئے خواہ وہ ہوٹلوں میں یا اپنے بیڈروموں میں جنسی فلمیں دیکھیں یا خود اس عمل میں حصہ لیں، جو کمپنیاں اس طرح کی مصنوعات تیار کرتی ہیں کسی ملک کی پابندی کے بغیر دنیا کے کونے کونے میں پہنچ سکیں گی۔ مسلمان دہشت گرد اپنے ہی عقیدے اور مذہب کے ساتھ خیانت کررہے ہیں، اسی لئے ہم مسیحی اور یہودی اپنی سیاست کو اپنے عقیدے سے الگ رکھتے ہیں، ہم اپنی جنگوں کو مذہب سے دور رکھتے ہیں، ہم جب قتل کرتے ہیں تو ایمان کے نام پر نہیں بلکہ اپنی آزادی اور اپنی تہذیب کے دفاع کے نام پر قتل کرتے ہیں، ان کے لئے سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز یہ ہے کہ ہمارے امریکی یہودی شہری انگلینڈ کے علاوہ دنیا میں ہمارے یکتا حلیف اسرائیل کے لئے آپ کی ابدی حمایت حاصل کرنے کی خاطر کروڑوں ڈالر خرچ کرتے ہیں۔ (واشنگٹن پوسٹ میگزین ۳۱مئی ۲۰۰۲م، عربی ترجمہ احمد بشیر بابکر، بحوالہ گلوبلائزیشن اوراسلام ص۱۵۰)

عزت وآبرو کے تحفظ کے تعلق سے یہ اقوال نہایت واضح ہیں، جن باتوں کو موسیٰ عیسیٰ وغیرہ تمام انبیاء نے حرام کہا ہے یہاں ان کی کھلا اجازت دی جارہی ہے۔

ہمارا ملک ہندوستان حقوق ومصالح انسانی کے تحفظ کے تعلق سے کس مرحلہ میں ہے اس سلسلہ میں روزنامہ انقلاب ۲۱/فروری ۲۰۱۸م کا اداریہ نہایت وقیع، چشم کشا اور دریا بکوزہ کا مصداق ہے، ناظرین کرام ملاحظہ فرمائیں ہمارا معاشرہ مسائل کا جنگل ہے، ایک ایسا جنگل جس میں ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دیتا ہے، لاکھ ہاتھ پیر ماریں نکلنے کا راستہ نہیں ملتا، اور جنگل کے باشندے الجھنوں کو اپنا مقدر سمجھ کر ان سے الجھتے رہتے ہیں، نجات کا راستہ اور کامیابی کی کنجی یہاں ایسی کھوجاتی ہے کہ آدمی زندگی سے لڑتے لڑتے اپنی جان ہار دیتا ہے، آج کا سب سے تلخ سوال یہی ہے کہ کیا اس کا کوئی حل بھی ہے، اور ہے تو کس کے پاس ہے؟ ہم آئے دن دیکھ رہے ہیں جس کو مسائل کا حل کہا گیا ہے یا جس نے مشکلات کا حل پیش کرنے کا دعوی کیا وہ خود ہی سو مسائل کی جڑ ثابت ہوا، یا اس نے مسائل کے ہجوم میں اضافہ ہی کردیا۔

آج وطن عزیز میں کسی بھی ذی شعور شخص سے پوچھئے کہ اس ملک اور معاشرے کے سب سے بڑے مسائل کیا ہیں تو وہ ایک ہی جواب دے گا۔ غریبی، جہالت، بے روزگاری اور ان کی کوکھ سے جنم لینے والے انگنت برائیاں، تھوڑی سی اور وضاحت طلب کریں تو وہ سیاسی ومعاشی لوٹ کھسوٹ، بدعنوانی ورشوت ستانی، فرقہ وارانہ منافرت، طبقاتی تعصّبات، علاحدگی پسندی، اونچ نیچ، چھوا چھوت، جنسی تفریق اور تشدد کے رجحانات کا تذکرہ کرے گا، لیکن ان سب کی جڑ میں بھی سماجی ومعاشی صورت حال کی کوکھ سے پیدا شدہ جراثیم اور تعلیم وروزگار کی کمی بتائے گا۔ حل پوچھئے تو ہر کسی کے پاس ایک ہی نسخہ ہے: تعلیم، تعلیم اور تعلیم۔ لیکن ملک کی مرکزی قیادت سے گاؤں کے مکھیا اور خاندان کے سرپرست تک ترجیحات کا جائزہ لیجئے تو پتہ چلے گا۔ ان میں تعلیم کسی کی بھی پہلی ترجیح نہیں ہے، ہر کسی پر ایک ہی دھن سوار ہے کہ وہ راتوں رات دولت مند وخوش حال بن جائے، وزیراعظم نریندر بھائی مودی سے نیرو مودی تک آج آپ جو کچھ بھی دیکھ رہے ہیں اسی رجحان کے نتائج ہیں، تعلیم پر سرمایہ لگانے کی تو پوچھئے ہی مت، کوئی تعلیمی پالیسی بھی بنانا ہو تو برسہا برس لگ جاتے ہیں، لیکن مالیاتی پالیسی بدلنے، غیر ملکی سرمایہ کاری کے دروازے کھولنے، یا بینکوں اور کارپوریٹ سیکٹر کو مالی مراعات اور ڈھیل دینے کی رفتار کیا ہے، اور ان سے کیا مسائل جنم لے رہے ہیں؟ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے۔

ہم بات تو ترقی یافتہ مغربی ملکوں کا مقابلہ کرنے کی کرتے ہیں، لیکن عمل میں ہماری ان کی سوچ کا فرق جب چاہئے دیکھ لیجئے، جرمنی کے ججوں، انجینیر وں اور ڈاکٹروں نے سربراہ مملکت انجلا مریکل سے ملاقات کی، ان سے کہا ان کی تنخواہ کم ازکم اساتذہ کے برابر کردی جائے۔ جواب ملا: جنھوں نے آپ کو پڑھایا لکھایا ہم ان سے آپ کا موازنہ کیسے کریں۔ اور ایک ہم ہیں۔ جہاں اساتذہ اور ان میں بھی بنیادی تعلیم کے ٹیچروں کی حالت کیا ہے، ہمارے اساتذہ کو تو مساوی کام کی مساوی تنخواہ کے لئے ہائی کورٹ اور پھر سپریم کورٹ تک جانا پڑتا ہے، ہائی کورٹ نے بہار کے معاہدے پر بحال ان اساتذہ کے حق میں فیصلہ سنایا تو سرکار اس کے خلاف سپریم کورٹ چلی گئی، یہ مت پوچھئے کہ ارباب اقتدار اپنی تنخواہیں اور مالی مراعات کس رفتار

سے بڑھاتے ہیں؟

مسائل چاہے جس قسم کے بھی ہوں حل ہونے کو پیدا ہوتے ہیں، داناؤں کا قول ہے۔''ضرورت ایجاد کی ماں ہے'' لیکن ہمارا تو باوا آدم ہی نرالا ہے، جدھر دیکھئے الٹی گنگا بہتی ہے، ہرنئی چیز، ہرایجاد اور ہر قسم کے اقدامات مسائل پیدا کرتے ہیں، اور جومسائل پیدا ہوجائیں مرنے کا نام نہیں لیتے، کیونکہ ہمارے سماجی، معاشی اور سیاسی عوامل ان کو مرنے نہیں دیتے، ان کی مسلسل ومتواتر آبیاری کرتے ہیں، اور ان کی جڑوں کو مضبوط کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتے، جن کی ذمہ داری مسائل کے حل ڈھونڈھنا ہے، ان ہی میں مسائل کو ابھارنے، ان کو بڑھانے اور ان کی آگ پر اپنے اپنے مفادات کی روٹیاں سینکنے کی بازی لگ جاتی ہے، اور پھر یہ لگی رہتی ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ اس ملک اور معاشرے کا سب سے بڑا مسئلہ اور سب سے بڑی الجھن یہی ہے، کاش کوئی اسکندر یا کوئی خضر پیدا ہوتا جو اس آب حیات کی تلاش میں نکلتا اور اسے پالیتا، یاد رکھیں کہ یہ خضر یا سکندر کہیں اور نہیں، خود ہم میں سے ہر شخص کے اندر موجود ہے، اور اسی کو یہ کام کرنا ہے۔ (مسائل کا جنگل اور کامیابی کی کنجی! عنوان اداریہ)

انسانی مالی حقوق ومصالح کے ضیاع کا ایک منظر ہندوستان میں بینکوں کے گھپلوں میں دیکھا جاسکتا ہے، اس کے لئے روزنامہ راشٹریہ سہارا ۲۰/فروری ۲۰۱۸ء کے اداریہ بعنوان: ''اف یہ بینک گھپلے''، پر نظر ڈالنا بہتر ہے، لکھا ہے: ایسا لگتا ہے کہ اپنے دیس میں بینکوں کولاکھو کروڑوں روپے کا چونا لگا کر ملک چھوڑ کر بھاگ نکلنے کی ہوڑ مچی ہوئی ہے، ایک کے ذریعہ دولت لوٹ کر بھاگنے کی خبر ابھی گرم ہی رہتی ہے کہ دوسرا بھی مال ہڑپ کرکے بھاگ نکلتا ہے، ابھی ممبئی کی پنجاب نیشنل بینک برانچ میں معروف ہیرا تاجر نیرو مودی کے ذریعہ 11400 کروڑ روپے کا گھوٹالہ منظر عام پر آنے کی وجہ سے ملک وقوم کے ہوش اڑے ہی ہوئے ہیں کہ بموجب اطلاعات ''روٹو میک'' برانڈ کی معروف قلم ساز کمپنی کا مالک بھی کئی بینکوں سے 800 کروڑ روپئے لے کر بھاگ نکلا حالیہ برسوں میں ایسے ہی کئی بڑے لوگ اسی طرح بینکوں کو لاکھوں کروڑوں کا چونا لگا کر ملک سے بھاگ چکے ہیں۔

یہ خیال بھی تصور سے پرے ہے کہ جس ملک کے کسان قرض ادا نہ کرنے کی وجہ سے خودکشی کررہے ہوں، اور جہاں کی ایک بڑی خلقت کے لئے دووقت کی روٹی مہیا کرنا بھی مشکل ہو، اسی ملک میں دولت کی ایسی لوٹ مچی ہوئی ہو کہ پہلے سے ہی دولت کے ٹیلے پر بیٹھا ہوا طبقہ بڑی آسانی کے ساتھ بینکوں سے کروڑوں اربوں کی رقم بطور قرض لے کر اور نہایت آرام کے ساتھ ملک چھوڑ کر بھاگ نکلے، ظاہر ہے جب چندلوگوں کے ذریعہ دولت کی ایسی لوٹ کھسوٹ مچی ہوئی ہوگی تو عام آدمی پھوٹی کوڑی کے لئے محتاج نہیں ہوگا تو اور کیا ہوگا، عوام کی بڑی تعداد خط افلاس سے نیچے زندگی گزارنے پر مجبور نہیں ہوگی تو اس کے پاس اور کیا چارہ ہوگا؟

ملک کے پورے بینکنگ نظام کو دہلا کر رکھ دینے والا پنجاب نیشنل بینک گھوٹالہ ہندوستان کی بینکنگ تاریخ کا سب سے بڑا گھوٹالہ کہا جارہا ہے، اتنا بڑا مالی فراڈ نہ فرد واحد کا کھیل ہوسکتا ہے، اور نہ ایک دن میں طے پانے والا کوئی معاملہ ہوسکتا ہے، بلکہ اس کے لئے بہت دنوں سے خفیہ کوششیں کی جارہی ہوں گی اور یہ کہ اس میں اوپر سے نیچے تک کے لوگوں کی ملی بھگت ہوگی۔

بڑے لوگوں کے ذریعہ بینکوں کا پیسہ لے کر ملک سے باہر بھاگ جانے کے پے درپے رونما ہونے والے واقعات نے نہ صرف ملک کے مالیاتی نظام کی بظاہر کمر توڑ کر رکھ دی ہے، بلکہ بینکوں پر عوام کے بھروسے کو متزلزل بھی کردیا ہے، اس تناظر میں اس سوال کا اٹھنا فطری ہے کہ کیا ہندوستان کا بینکنگ نظام دیوالیہ ہونے کی جانب بڑھ رہا ہے، وزیراعلیٰ مغربی بنگال ممتا بنرجی المعروف بہ دیدی تو اسے نوٹ بندی اور ایف، آر، ڈی، آئی جیسے معاملات سے جوڑ کر دیکھ رہی ہیں، اور علی الاعلان کہہ رہی ہیں کہ بینکوں میں عوام کی بچت محفوظ نہیں رہ گئی ہے، بینکوں کے دیوالیہ ہوجانے کے اندیشے اور خدشات کی سب سے بڑی اور بالکل سامنے کی وجہ جو سمجھی جارہی ہے وہ یہ ہے کہ پچھلے ۵ برسوں کے دوران بینکوں کی تین لاکھ ۶۷ ہزار ۶۵ ۷کروڑ کی رقم ''آپسی سمجھوتے'' کے تحت ''رائٹ آف'' کردی گئی ہے، یا ڈوب گئی ہے۔ جی ہاں ڈوب جانے والی اس رقم کو حساب کتاب کی زبان میں مٹادینا یعنی Write off ہی کہا جاتا ہے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ مالی لین دین کرنے والے فریقین کے درمیان آپسی سمجھوتے اور تال میل کے بعد کروڑوں کی اس رقم کو حساب کتاب کے کھاتے سے مٹا یا ہٹا دیا گیا ہے، ڈوبنے والی اس رقم کے اعداد وشمار خود ریزروبینک آف انڈیا نے فراہم کئے ہیں، اطلاعات شاہد ہیں کہ آر، بی، آئی نے آر، ٹی آئی کے تحت سماجی کارکن چندشیکھر گوڑ کو یہ جانکاری فراہم کی اور ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ بینکوں کے ذریعہ ''رائٹ آف'' کی جانے والی رقم میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے۔ مذکورہ بالا رقم سرکاری (پبلک سیکٹر) اور غیر سرکاری (پرائیویٹ سیکٹر) دونوں قسم کے بینکوں نے ۱۳-۲۰۱۲ سے لے کر ستمبر ۲۰۱۷ تک رائٹ آف کی ہے، ان میں پبلک سیکٹر کے ۲۷ جبکہ پرائیویٹ سیکٹر کے ۲۲ بینک شامل ہیں، آر، بی، آئی کے مطابق ۱۳-۲۰۱۲ میں رائٹ آف کی جانے والی رقم ۳۲۱۲۷ کروڑ روپئے تھی جو کہ ۱۷-۲۰۱۶ میں بڑھ کر ۱۰۳۲۰۲ کروڑ روپئے ہوگئی، ۱۴-۲۰۱۳ میں یہ رقم ۴۰۸۷۰ کروڑ روپے تھی، جو ۱۵-۲۰۱۴ میں بڑھ کر ۵۶۱۴۴ کروڑ روپے ہوگئی، اسی طرح ۱۶-۲۰۱۵ میں یہ رقم ۶۹۲۱۰ کروڑ روپے تھی ۱۸-۲۰۱۷ کے ابتدائی ۶ ماہ کے دوران اپریل سے ستمبر تک ۶۶۱۶۲ کروڑ روپئے کی رقم رائٹ آف کی گئی، یہ تو اسی رقم کا ڈاٹا ہے جو آپسی سمجھوتے کے ساتھ''ڈوبی'' یا ڈوبائی'' گئی ہے جبکہ بغیر کسی سمجھوتے کے تحت لے کر ڈوبنے والی رقم کتنی ہوسکتی ہے، اس کی سب سے بڑی مثال پنجاب نیشنل بینک کا گھوٹالہ ہے۔

اس پورے منظرنامے کا ایک افسوس ناک پہلو یہ بھی ہے کہ اس صورت حال کی وجہ سے ایک جانب ملک پر بھیانک مالی بحران کے بادل منڈلا رہے ہیں تو دوسری جانب ''کسی کی جان گئی آپ کی ادا ٹھہری'' کے مصداق سیاسی پارٹیاں بجائے کوئی ٹھوس قدم اٹھانے کے ایک دوسرے پر الزام تراشیاں کر کے اٹھکھیلیاں کر رہی ہیں۔

فسادات اور ان میں بڑے پیمانہ پر جانی نقصان، میں نے اپنی پوری عمر میں اس کا مشاہدہ وطن عزیز میں کیا ہے، لیکن ادھر چند سالوں سے گئو رکشا اور شدت پسند تنظیموں سے جڑے کچھ جوان دن دھاڑے بھری سڑکوں تک پر پیٹ پیٹ کر لوگوں کے جان لینے لگے ہیں، اور حکومت کی طرف سے ایسے لوگوں کے خلاف کڑی گرفت کی کوئی کارروائی نہیں ہو رہی ہے، جان سے ہاتھ دھونے والے یہ لوگ ہمیشہ مسلم، دلت اور اقلیات سے تعلق رکھتے ہیں، یہ سلسلہ مزید تشویش ناک ہوتا جا رہا ہے اور شہریوں کی بڑی تعداد خوف و دہشت کے سایے میں جی رہی ہے۔

دین دھرم کے تعلق سے بھی لوگ تشویش کا شکار ہیں، خاص طور سے مسلمانوں میں یہ احساس بڑھ رہا ہے کہ ہمارا دین بھی خطر میں ہے، بیک دفعہ تین طلاق کے قضیہ کو بطور مثال پیش کیا جا سکتا ہے کہ موجودہ مرکزی حکومت نے مسلمان عورتوں کی بہتری کے نام پر تین طلاق کو کالعدم قرار دینے کا اقدام کیا، اور طلاق دینے والے شوہر کو جرمانہ کے ساتھ تین سال کی قید کا بھی فیصلہ سنا دیا، لطف یہ کہ ایسا اقدام کرنے سے پہلے مسلمان علماء سے جو اپنے دینی قوانین کے اصل جاننے والے ہوتے ہیں کوئی استفسار نہیں کیا گیا، تین طلاق کالعدم ہونے کا کوئی عالم قائل نہیں، اگر تین طلاق دینے والا ایک طلاق کی نیت کرے تو سب کے نزدیک ایک طلاق پڑ جائے گی، حکومت اسے کالعدم کہہ کر اسلام مخالف طریقہ اختیار کر رہی ہے، اور تمام مسلمانوں کی سوچ اس موقع پر یہی ہے کہ ایسا کرنا ہمارے دین میں مداخلت ہے، اور اس تعلق سے حکومت اپنا فرض ادا کرنے سے پیچھے ہٹ رہی ہے اور یہ کہ جب طلاق کالعدم ہے تو سزا اور جرمانہ کس عمل پر؟ اسی طرح آلودگی کو بنیاد بنا کر مسجدوں کی اذانوں سے متعلق بزعم خویش اصلاحی ضابطوں کی تنفیذ یوپی کے مسلمانوں کے اندر ان کے مذہبی حقوق کے متعلق شکوک وشبہات اور بے یقینی کی کیفیات پیدا کرنے کا سبب بن رہی ہے، بابری مسجد کے قضیہ کو بار بار گرما کر مسلمانوں کے دل و دماغ پر اسے بری طرح مسلط کر دیا گیا ہے، جبکہ حق و باطل پر کام کرنے کے لئے ہزاروں میدان مردان کار کے منتظر ہیں ،شاعر نے کیا ہی اچھی بات کہی ہے۔

کعبہ وبت خانہ کی باتیں کہاں تک اے شفیق
اور بھی اونچی ذرا سطح حق وباطل بنا

حق یہ تھا کہ اسے سیاسی آلہ بنا کر اقتدار کے سنگھاسن پر براجمان رہنے کے بجائے عدالت عالیہ کو اس پر سچا فیصلہ کرنے کے لئے آزاد چھوڑ دیا جاتا۔

عقل انسانی کو تباہ کرنے والی منشیات اور شراب وطن عزیز کے نوجوانوں کو خاص طور سے ناکارا بنانے کی طرف تیزی سے ڈھکیل رہی ہے، اگر کسی قوم کے نوجوان اس پاپ جنتی کے رسیا ہو جائیں تو اس قوم کے ضائع ہو جانے میں کیا شک ہو سکتا ہے، بہار نے اس کے نقصانات کو محسوس کر کے اس پر پابندی لگائی تھی جو نہایت درجہ مستحسن اقدام تھا، کاش ایسا پورے وطن میں کیا جاتا، یا نوجوان اپنے طور پر اس سے بچنے کے لئے خود کو تیار کرتے تو بہت خوب ہوتا۔

انسانی حقوق کے تعلق سے شہریوں کی جائز آزادی کا کوئی صاحب عقل سلیم منکر نہیں ہو سکتا، عورتوں کے حقوق اور جائز آزادی سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا، ان کی ترقی اور عزت کا تحفظ بھی حکومت سے لے کر فرد تک سب پر ضروری ہے، لیکن آزادی کی جس ڈگر پر نئی نسل کی خاتون چل پڑنے کے لئے بے تاب ہے وہ بڑی ہلاکت خیز اور عزت نسواں کے ضیاع کی راہ ہے، وہ اہل مغرب کی راہ ہے، جنھیں دین دھرم کی پرامن راہوں کے تجربات کم ہیں، ہم دیکھ رہے ہیں کہ نئی نسل کی خواتین ایسے جنسی حادثات کا شکار ہو رہی ہیں کہ جن کی خوفناکی سے درندے بھی شرمسار ہو جائیں، اور ان کی رفتار دن بہ دن بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ شاعر نے کیا بھلی بات کہی ہے:

ہاتھ سے چھوٹا اور آئینہ ٹوٹ گیا
تیرا میرا سب کا چہرہ ٹوٹ گیا

آخر ہماری قوم اس جانب کب توجہ کرے گی کہ صرف بچی ہونے کی وجہ سے سالانہ لاکھوں لاکھ بچیاں ماں کے پیٹ میں زندہ درگور کر دی جاتی ہیں۔ سالانہ ہزار ہا ہزار جہیز کی بھینٹ چڑھا دی جاتی ہیں، اگر عورت کو سچے معنوں میں عزت اور ترقی سے ہم کنار کرنا ہے تو کیوں نہ قوم کا ہر فرد اور پوری قوم یہ طے کرے کہ بچیوں کو رحم مادر میں قتل نہیں کریں گے، شادی کو آسان بنائیں گے کہ لڑکی خود ایک بڑی نعمت بن کر سسرال جائے اور جہیز سے ہزار ہا گنا قیمتی سمجھی جائے اور لوگ جہیز کی ہوس سے پاک ہو جائیں، یہ اسی وقت ممکن ہے جب ہم میں سے ہر فرد ذاتی طور پر اپنی انسانیت کو بیدار اور پاک کرے، جس سے پاک اور بلند سماج وجود میں آئے اور وہ سماج ایک اعلیٰ اقدار کی حامل اور انسانیت پرور حکومت قائم کرے، درحقیقت آج ہر انسان جو راتوں رات لکھ پتی بننے کے چکر میں گرفتار ہے، اس کا علاج اسی طرح ممکن ہے، حکومت کتنے ہی اچھے قوانین بنا دے وہ غیر مؤثر ہیں اگر قوم میں اس کی قبولیت کی صلاحیت بالکل نچلی سطح پر پہنچ رہی ہو، بقول مدیر انقلاب اس آب حیات کی تلاش میں جو قوم کو نئی زندگی دے دے، خود ہمیں ہی خضر اور سکندر بننا ہوگا۔

عالمی پیمانہ پر عام انسانی زندگیوں میں، غیر فطری، ظالمانہ اور متشددانہ اعمال کی بہتان ، انسانی حقوق کی بے حرمتی اور ضیاع، گونا گوں مسائل کے انبار میں دبے ہوئے عام لوگوں کا اضطراب اور بے چارگی آواز دے رہی ہے کہ ڈوبتی انسانیت کا

سفینہ کس طرح پار لگے گا، حق یہ تھا کہ اقوام عالم کی حکومتیں اس تعلق سے اپنا فرض نبھاتیں، لیکن اپنے سے بالا دستوں کے خوف اور دباؤ کے بہانے خواہ وہ اقتصادی ہو یا سیاسی ہر خطۂ ارضی میں حکومتیں اپنی اپنی قوموں کے عام لوگوں کے مسائل بروقت حل کرنے سے پہلوتہی کرنے کی عادی بنتی جارہی ہیں، جمہوریت کے نام پر فاشزم اور ثقافت ومعاشرت کے نام پر تشدد پسندی اور بے حیائی وآوارگی وانارکی کو ترقی خیال کیا جانے لگا ہے، آخر شام، فلسطین، برما وکشمیر جیسے بلا دوامصار میں عام لوگوں کے بہتے خون کی حد کہاں ہے؟ کیا ان کے بچے اور بیویاں یتیم اور بیوہ ہوجانے کے لئے پیدا ہوتی تھیں، ان کی زندگی کے اسباب لٹنے اور برباد ہونے ہی کے لئے تھے؟ کیا ان کا جرم یہی ہے کہ وہ عام انسانوں کی صف سے تعلق رکھتے ہیں، اے انسانیت کی بربادی کا غم رکھنے والو! آؤ اس بربادی کے تماشا گاہ میں خضر بن کر لوگوں میں آب حیات تقسیم کرو، اپنی آوازوں کو ایک کرو، انسانیت کے خدمت گار ادارے قائم کرو، لوگوں کو یہ بتاؤ کہ زندگی کا نظام ایک خالق ومالک سے جڑنے سے قائم ہوتا ہے، تمام نبیوں نے جو تعلیمات اپنے اپنے زمانے میں دیں وہ سب آخری نبی کی تعلیمات میں مزید تفصیلات کے ساتھ یکجا ہیں وہی اعلیٰ انسانی اقدار ہیں جو رہتی دنیا تک کے لئے ہیں، دنیا کا نظام سچائی اور عہد کی پابندی سے ہی چل سکتا ہے جھوٹ اور بے وفائی سے نہیں، کسی ایک انسان کا ناحق قتل سارے انسانوں کو قتل کرنے جیسا ہے، زور زبردستی سے کسی انسان کا مذہب تبدیل کرانا سنگین جرم ہے، کسی کی ایک بالشت زمین لے لینا بھاری پاپ ہے، اپنا گھر ہو یا پڑوس یا معاشرہ اور عام انسان حتی کہ حیوانات، لوگوں میں بہتر وہی ہے جو سب سے اچھا سچا برتاؤ کرے، ہر انسان کے ساتھ انصاف کرنا زندگی کا جوہر ہے، مال داروں کو غریبوں پر ترجیح دینے کی روش مہلک ہے، قریبی ہو یا دور کا شخص، مجرم کو مجرم کی صف میں رکھنا سماج کی پاکی کے لئے ضروری ہے، قوم کے ہر فرد کو مساوات کی نظر سے دیکھنا قوم کی اجتماعیت اور معاشرتی ہم آہنگی کا بنیادی پتھر ہے، قومی اموال کی تقسیم میں جانب داری ظلم اور مستحقین کا حق چھیننا ہے، دولت صرف مال داروں کے ہاتھوں میں چکر کاٹتی نہ رہے، افراد قوم کے درمیان عدل ومساوات کو برپا نہ کرنے سے سماج بے شمار پیچیدگیوں کا مجموعہ بن کر رہ جاتا ہے، ان تمام انسانی دائمی اقدار میں یہ اصول سب سے بڑھ کر ہے کہ اجتماعی اعمال میں لوگوں کے سامنے جوابدہی کے احساس کے ساتھ اپنے خالق ومالک کا خوف، اس کے حق کی ادائیگی اور آخرت کے حساب کتاب اور جزا سزا پر ہمیشہ یقین محکم رکھا جانا لازم ہے، اس لئے کہ سچائی کا راستہ چھوڑ دینے والے کبھی اپنا جیسا گروپ بنا کر من مانی کرنے لگتے ہیں اور لوگوں کے حقوق بری طرح ضائع کرتے ہیں۔

☆☆☆

شرائط حصول تصدیق نامہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

(۱) وہ طلباء جو اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے بیرونی جامعات میں داخلے کے خواہش مند ہوں اور انہیں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کا توصیہ مطلوب ہو وہ درخواست بنام ناظم عمومی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، تعلیمی اسناد کی مصدقہ فوٹو کاپی دو اساتذہ کا تزکیہ اور صوبائی جمعیت کے امیر وناظم کا تزکیہ دفتر میں جمع کریں۔ مذکورہ معلومات وکاغذات کی روشنی میں غور کرنے کے بعد ہی توصیہ جاری کیا جائے گا۔

(۲) وہ ذمہ داران معاہد ومدارس وجامعات جنہیں حصول تعاون کے لیے مرکزی جمعیت کا توصیہ یا اس کی تجدید مطلوب ہو، درج ذیل شرائط کی تکمیل کے بعد توصیہ حاصل کرسکتے ہیں:

(الف) ادارے کے لیٹر ہیڈ پر توصیہ کے لیے ذمہ دار ادارہ کی جانب سے درخواست بنام ناظم عمومی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند۔

(ب) متعلقہ صوبائی جمعیت کے امیر یا ناظم کا، ناظم عمومی مرکزی جمعیت کے نام سفارشی خط یا نئی تصدیق جس میں معیار تعلیم، تعداد طلبہ واساتذہ مذکور ہو۔

(ج) جمعیت کے شعبۂ احصائیات برائے مدارس میں اندراج۔

(د) جمعیت کے آرگن ''جریدہ ترجمان'' نیز ماہنامہ اصلاح سماج (ہندی) کا ادارہ کے نام اجراء اور قدیم خریدار ہونے کی صورت میں اس کے بقایاجات کی ادائیگی۔

(۳) علاوہ ازیں مرکزی جمعیت کی جانب سے سفارشی خطوط حاصل کرنے کے لیے ذمہ داران صوبائی وضلعی جمعیات ومعروف علماء کرام کی نئی تصدیقات کا پیش کیا جانا لازمی ہے۔ درخواست دہندہ اپنے دستخط کے ساتھ نام اور عہدہ صاف صاف لکھیں۔ کسی بھی قدیم تصدیق کی تجدید یا اس میں حذف واضافہ کے لیے صوبائی جمعیت سے حاصل شدہ نئی اصل تصدیق کا پیش کیا جانا ضروری ہے بصورت دیگر کوئی بھی عذر مقبول نہ ہوگا۔

نوٹ: جو حضرات مرکزی جمعیت کی تصدیق کے خواہاں ہوں وہ کسی بھی قسم کی زحمت سے بچنے کے لئے رمضان سے قبل تصدیق حاصل کرلیں اور بذریعہ ڈاک منگوانے کے لئے رجسٹری ڈاک خرچ نقد نیز جریدہ ترجمان واصلاح سماج کے بقایاجات کی رسید کی فوٹو کاپی ارسال کرنا نہ بھولیں۔

دفتر نظامت عامہ: مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

طب و صحت

ڈاکٹر ایم این بیگ
پوسٹ بکس ۱۸، ٹونک-304001
فون:01432-244018
موبائل:09460805389

آپ کے سوال اور ہمارے جواب

سوال: میں دس سال سے عرق النساء Sciatica کے بیحد تکلیف دہ درد میں مبتلا ہوں، طب یونانی کی ادویہ بھی استعمال کر چکا ہوں، آیورویدک دوائیں بھی لے چکا ہوں لیکن کوئی افاقہ نہیں ہوا، اب ڈاکٹری دوائیں استعمال کرتا ہوں جب تک انجکشن و گولیوں کا اثر رہتا ہے، تکلیف کم ہوجاتی ہے، اور اثر ختم ہوتے ہی پہلی جیسی کیفیت ہوجاتی ہے، ایکسرے سے کمر کے سرے کے وضع قیام میں ایک طرف جھکاؤ پایا گیا ہے، ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ واحد علاج آپریشن ہے لیکن کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ آپریشن کرانا غیر مناسب ہے اور مضر ثابت ہوگا، براہ کرم اس ضمن میں مناسب اور مفید مشوروں سے نوازیں، اگر کوئی صدری مجرب نسخہ اس مرض کو رفع کردے تو اس سے بھی مطلع کریں۔" (عبدالکریم اشرف، کولکاتہ)

جواب: اس مرض کا واحد علاج اب یہی ہے کہ آپریشن کرالیں، دواؤں سے علاج غیر ممکن ہے، لوگ چونکہ ڈاکٹر نہیں، اس لئے ان کے مشوروں کو نظر انداز کردیں۔

سوال: آج سے چند سال قبل میرے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے پر چھوٹا سا سفید داغ ہوا تھا لیکن آج وہ پورے پنجے پر پھیل چکا ہے، بہت علاج کرا چکا ہوں، بہت سے روغنوں کی مالش کر چکا ہوں لیکن سب فضول اور بیکار، خطرہ یہ ہے کہ پورا بدن سفید ہوسکتا ہے میں نے سیکڑوں افراد کو ایسی ہی کیفیت سے دوچار دیکھا ہے، ویسے آج کل یہ مرض تیزی سے پھیلتا جارہا ہے، اگر آپ کوئی نسخہ تجویز کردیں تو عنایت ہوگی، حکیم صاحبان نے سفید اشیاء خوردنی کے استعمال نہ کرنے کی ہدایت کی تھی چنانچہ آج کل دودھ، دہی تک استعمال نہیں کرتا، سخت ذہنی تناؤ اور خلفشار سے دوچار ہوں، اگر "جریدہ ترجمان" کے ذریعہ مشورہ دیں تو دیگر ناظرین بھی واقف ہوں گے اور جو اس مرض سے دوچار ہیں ان کو بھی فائدہ ہوگا۔ (اسرار احمد لکھنؤ)

جواب: حکیمی آیورویدک، ڈاکٹری، ہومیو پیتھک ادویہ، اس مرض کا قلع قمع کرنے میں ناکام ثابت ہوچکی ہیں، ہم بھی برسوں کے تجربات کے بعد اسی نتیجے پر پہنچے ہیں کہ "مرض لاعلاج" ہے، لیکن ٹونک ہی کے ایک مایہ ناز اور نادر روزگار شمس الحکماء، مولوی علامہ سید اصغر علی آبرو کی بیش بہا قلمی قرابادین کے ایک قلمی نسخے نے مایوسی کے اندھیرے میں امید کی شمع روشن کردی، ہم اس نسخے کے کیلینکل تجربات کی کامیابی سے مطمئن ہیں اور اعتماد کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ پیشرفت حوصلہ افزاء ہے، یہ مرض ٹھیک ہوسکتا ہے، سفید داغ رفتہ رفتہ سرخ ہوکر اصلی جلد کے ہمرنگ ہوکر، مٹ جاتے ہیں، لیکن ضروری اور بہت ہی ضروری یہ بھی ہے کہ علاج شروع کرنے میں عجلت کی جائے، تاخیر غیر مناسب ہے، ہم حسب معمول تجربات میں مصروف ہیں، اجزاء بے حد قیمتی ہیں اور ترکیب تیاری بھی صبر آزما ہے لیکن محدود وسائل کے باوجود ہم مصروف کار ہیں، علاج دریافت ہوچکا ہے۔

سوال: آپ نے چند سال پہلے ایکزیما اور داد کا کامیاب علاج مجھے لکھ کر بھیجا تھا، میں نے اپنے طور پر، آپ کی ہدایات کے مطابق، کھانے اور لگانے کی ادویہ مطابق مرسلہ نسخہ جات تیار کرکے استعمال کیا اور بفضلہ تعالیٰ سترہ سال کے پرانے، تکلیف دہ پریشان کن ایکزیما کا خاتم ہوگیا تھا، لیکن اب میں کئی ماہ سے Acidity (تیزابیت) کے مرض میں مبتلا ہوں، خوب علاج کرالیا، خاصا خرچہ ہوگیا لیکن فائدہ نہیں ہوا، کھانا کھاتے ہی پیٹ میں تیز جلن ہوتی ہے اور کھٹی کھٹی ڈکاریں آتی ہیں، کبھی کبھی رات کو آنکھ کھل جاتی اور الٹیاں ہوتی ہیں، غذا کے ساتھ کھٹا، کھٹا پانی بھی خارج ہوتا ہے، ایک حکیم صاحب نے معدے کی گرمی تشخیص کی تھی چنانچہ لیموں کی سکنجبین اور ٹھنڈے چورن کے علاوہ جوارش انارین، جوارش کمونی تجویز کی، اس طرح گویا گرمی کم کرنے کی کوشش کی لیکن ان دواؤں سے تو مرض بہت بڑھ گیا، انہوں نے دہی استعمال کرنے کا بھی مشورہ دیا تھا لیکن اس سے بھی تکلیف میں بیحد اضافہ ہوگیا، اب آج کل میں کوئی بھی دوا استعمال نہیں کررہا ہوں، آپ اگر شافی ادویہ تجویز کردیں تو عنایت ہوگی۔ (کلیم الدین رمزی، ممبئی)

جواب: اس مرض میں آپ نے جو حکیمی دوائیں استعمال کی وہ غیر مناسب تھیں، تشخیص ہی غلط تھی اور دہی کھانے کا مشورہ بھی غلط تھا، ان تیز دواؤں کی وجہ سے ممکن ہے کہ ہائی پرایسڈیٹی Hyper Acidity زخم معدہ Peptic ulcer میں تبدیل ہوچکی ہو، بہرحال فی الوقت تو آپ روزانہ ایک کیپسول OMEE 20mg نہار منہ لیا کریں اور غذا میں بے مرچ کی ترکاری کھائیں، دودھ زیادہ سے زیادہ استعمال کریں۔

پرہیز: مرچ، مصالحہ، دہی، لیموں، ٹماٹر، ہری مرچ، غرضیکہ ہر تیز چرپری اور کھٹی اشیاء خوردنی سے پرہیز کریں، چائے بھی کم پیا کریں۔

ضروری ہدایت: صرف یہی کیپسول استعمال کریں، اور ۴۰ یوم کے بعد صورتحال سے اطلاع دیں۔ (نوٹ) اگر کبھی ہاتھ، پیروں، سر میں درد ہوجائے تو صرف گولی Paracetamol لیں، دوسری عام طور پر ملنے والی درد دور کرنے والی کوئی دوا نہ لیں۔

ہوشیار: دہی ہرگز نہ کھائیں، یہ آپ کے لئے بے حد مضر ثابت ہوسکتا ہے۔

سوال: مجھے پرانی پیچش ہے، دن میں، دو، تین اجابت ہوتی ہے اور مروڑ چلتی ہے، یہ شکایت مجھے گذشتہ دس سال سے ہے، کوئی دوا کارگر نہیں ہوتی، براہ کرم مفید اور مجرب نسخہ تجویز فرمادیں عنایت ہوگی۔ (ابرار شیخ، بردوان)

جواب: یہ بیماری عام ہے، اور اس کا کوئی مستقل علاج نہیں، اس میں پرہیز کو اہمیت حاصل ہے، اس کو نظر انداز نہ کریں، Tablet Entero Quinol ایک گولی صبح اور ایک شام کو کھانا کھانے کے 30 منٹ بعد پانی سے لیں۔ Syrup Aritozyme ایک چمچہ 5ml صبح اور ایک چمچہ شام کو گولی لینے کے 15 منٹ بعد لیا کریں۔ Capsule Becosule ایک کیپسول رات کو سوتے وقت پانی سے لیا کریں۔

غذا میں: مونگ کی دال کی کھچڑی، بہت کم مرچ کا شوربہ، چپاتی، دہی، میٹھی پالک کا ساگ، ہر قسم کی دالیں کھائیے لیکن مرچ اور مصالحے کم سے کم، گوشت بھی کم کھائیں۔ دو ماہ تک یہ ادویہ استعمال کرنے کے بعد مطلع کریں۔ (نوٹ) پرہیز میں کوتاہی نہ کریں۔ ☆☆

مولانا عبدالوہاب خلجی کے سانحہ ارتحال پر

تعزیتی پیغامات

☆ ۱۳/اپریل ۲۰۱۸ء کو تقریباً ساڑھے نو بجے شب مولانا محمد ہارون سنابلی صاحب ناظم عمومی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے بذریعہ واٹس ایپ اطلاع دی کہ مولانا عبدالوہاب خلجی سابق ناظم عمومی مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ موصوف دنیائے سلفیت کے معروف عالم دین، نہایت نیک، خوش اخلاق اور غیور عالم دین تھے، خاکسار کو آپ کے پورے دور نظامت میں بطور رکن مجلس عاملہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند ہمراہ رہنے کا شرف حاصل رہا۔ نیز آپ کے ہمراہ کئی اسفار بھی ہوئے۔ آپ کو نہایت محبّ و مشفق پایا۔

افسوس کہ آپ خرابی صحت کی وجہ سے احباب جماعت کے اتحاد کے موقعہ پر متحدہ مجلس اور چونتیسویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس میں شرکت نہ کر پائے اور چند ہفتے بعد اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

صوبائی جمعیت اہل حدیث ہریانہ کے تمام عہدیداران واراکین آپ کے ورثاء سے قلبی تعزیت کرتے ہوئے مرحوم کے لیے مغفرت و بلندی درجات کے لیے رب العالمین سے دعاء گو ہیں۔ (غمزدہ: ڈاکٹر عیسیٰ خان انیس، امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث ہریانہ)

☆ مکرمی ومحترمی جناب مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی صاحب مدظلہ العالی

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ملک ہندوستان کے معروف عالم، مسلمانان ہند کے بزرگ رہنما اور مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے سابق ناظم اعلیٰ جناب مولانا عبدالوہاب خلجی صاحب کے انتقال کی اندوہناک خبر موصول ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون. نسال اللہ العظیم رب العرش الکریم ان یجعلہ ”مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا“

یہ خبر اسلامی سنگھ نیپال کے ذمہ داران، ارکان اور کارکنان ہی نہیں بلکہ عالم اسلام، مؤسسات دینیہ اور جمعیات خیریہ اور تمام اسلام پسندوں کے لیے انتہائی رنج وغم کی خبر ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ مولانا مرحوم کا شمار ملک کے جید علماء دین میں تھا۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند میں متعدد ذمہ داریوں پر رہ چکے ہیں، اسلامی اجتماعیت کو مستحکم رکھنے اور ملکی سطح پر مسلمانوں میں اتحاد واشتراک ہو اس پر بہت زور دیتے تھے۔ دوسری جماعتوں اور اداروں کی کوششوں کو سراہتے بھی تھے اور کھل کر ان کی خوبیوں کا اعتراف کرتے تھے اور قائد کی صفات ان کی گفتگو سے صاف ظاہر ہوتی تھیں۔ اللہ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے، ان کی خدمات کو قبول فرمائے، ان کی لغزشوں کو درگزر کرے اور متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اس موقع سے ہم سب ذمہ داران اور جملہ وابستگان اسلامی سنگھ نیپال غم اور دکھ کا اظہار کرتے ہیں۔ مرحوم کے پسماندگان اہل خانہ وعزیز واقارب اور جمعیت کے ذمہ داران اور وابستگان کو تعزیت پیش کرتے ہیں دعائے صبر جمیل کرتے ہیں۔ مولانا کی وفات کسی ملی سانحہ سے کم نہیں ہے۔ اللہ مسلمانان ہند کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

ابوالکلام فلاحی، سکریٹری جنرل اسلامی سنگھ نیپال

☆ جماعت اہل حدیث ہند کے معروف ومشہور عالم دین اور مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے سابق ناظم عمومی جناب مولانا عبدالوہاب خلجی صاحب کا انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مولانا محترم کے گناہوں کو معاف فرمائے، ان کی نیکیوں کو قبول فرمائے، جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے، آمین اللھم ادخلہ فسیح جناتہ

شریک غم: انور علی آروی

مساعد ناظم مدرسہ احمدیہ سلفیہ، ملکی محلّہ، آرہ، بہار

نائب ناظم صوبائی جمعیت اہل حدیث بہار

فضیلۃ الشیخ اصغر علی امام مہدی حفظہ اللہ تعالیٰ

امیر مرکزی جمعیۃ اہل حدیث ہند

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بڑے افسوس وانتہائی رنج وغم کے ساتھ یہ خبر سنی گئی کہ سابق ناظم عمومی مرکزی جمعیۃ اہل حدیث ہند مولانا عبدالوہاب خلجی کا ایک طویل علالت کے بعد مورخہ ۱۳/اپریل بعد نماز جمعہ دہلی میں انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا خلجی کے انتقال سے ملت وجماعت کا بہت بڑا خسارہ ہوا ہے مولانا خلجی نے مرکزی جمعیۃ اہل حدیث ہند کے پلیٹ فارم سے ملت کے فلاح وبہبود کے لئے بڑی خدمات انجام دی ہیں مولانا کے انتقال سے سلفیان ہند کو بڑا رنج وغم لاحق ہوا ہے، مولانا خلجی کی جدائی پر اپنی جماعت کی خدمت میں تعزیت پیش کرنا ہم نے ضروری سمجھا میں اس موقع پر صرف وہی کہوں گا جس سے ہمارا رب راضی ہو اور ہم سب ان کی جدائی سے غمگین ہیں۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العظیم وانا للہ وانا الیہ راجعون اللہ سبحانہ سے دعا ہے کہ اللہ ان کی نیکیوں کو قبول فرمائے اور انہیں بخش دے اور ان پر بہت زیادہ مہربانی کرے اور انہیں اپنے کشادہ باغ بہشت میں داخل فرمائے۔ آمین اور اس مصیبت میں ہم سب لوگوں کو صبر وثبات اور استقامت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ (غمزدہ: عبدالرؤف خاں ندوی، تلشی پور، بلرامپور)

مرکزی جمعیت کی پریس ریلیز

(۱)

مولانا عبدالوہاب خلجی کا سانحۂ ارتحال ایک عظیم دینی، جماعتی وملی خسارہ/مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی

دہلی،۱۳/اپریل ۲۰۱۸ء۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی پریس ریلیز کے مطابق جماعت اہل حدیث کے ایک فعال ومتحرک قائد اور ملی وسماجی حلقوں میں حرکت وعمل کے لیے معروف ومشہور شخصیت نامور عالم دین اور سابق ناظم عمومی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب خلجی طویل علالت کے بعد آج پونے چار بجے بعمر ۶۳ سال دارفانی سے دار بقا کی طرف رحلت فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

پریس ریلیز کے مطابق آپ کے انتقال کی خبر سے جماعتی وملی حلقوں میں صف ماتم بچھ گئی ہے اور ہر چہرہ مغموم نظر آرہا ہے۔ موصوف کے انتقال کی خبر جنگل کی آگ کی طرح نہ صرف اندرون ملک بلکہ بیرون ملک آنا فانا پھیل گئی۔ بلاشبہ ان کی وفات سے ملی وجماعتی حلقوں میں ایک ایسا خلا پیدا ہوگیا ہے جس کا پر ہونا بظاہر مشکل نظر آتا ہے۔

مولانا عبدالوہاب خلجی ۴/جنوری ۱۹۵۶ء کو پنجاب کے مشہور ومعروف شہر مالیر کوٹلہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مالیر کوٹلہ ہی میں حاصل کی۔ پھر اعلیٰ تعلیم کے حصول کی غرض سے دہلی کے لئے عازم سفر ہوئے اور مدرسہ سبل السلام (پھاٹک حبش خاں) دہلی میں داخلہ لیا اور یہاں کچھ عرصہ تعلیم حاصل کی۔ دہلی سے جامعہ رحمانیہ بنارس کے لئے رخت سفر باندھا اور وہاں داخلہ لیا۔ وہاں کچھ عرصہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدینہ منورہ کا رخ کیا اور مدرسہ دارالحدیث اور پھر جامعہ اسلامیہ سے فراغت حاصل کی۔

آپ کے اساتذہ میں مولانا عبدالصمد رحمانی، مولانا فضل الرحمٰن بن رحم اللہ، مولانا عزیز احمد ندوی، مولانا عبدالسلام رحمانی، مولانا امر اللہ رحمانی، شیخ عمر محمد فلاتہ اور شیخ عبدالصمد الکاتب کے اسماء گرامی قابل ذکر ہیں۔

جماعتی اور تنظیمی ذوق وشوق کی بنیاد پر جامعہ اسلامیہ سے فراغت کے بعد ہی جماعت سے وابستہ ہوگئے اور مولانا عبدالوحید سلفی کے دور امارت میں جب کہ مولانا عبدالسلام رحمانی ناظم اعلیٰ تھے موصوف نائب ناظم کے عہدے پر فائز ہوئے۔ پھر ۱۹۸۷ء میں قائم مقام ناظم اعلیٰ بنے۔ حضرت مولانا عبدالوحید سلفیؒ کے انتقال کے بعد ۲۷/مئی ۱۹۹۰ء کو مولانا مختار احمد ندوی صاحب امیر اور آپ ناظم عمومی منتخب ہوئے۔ چنانچہ ۲۷/مئی ۱۹۹۰ء سے ۱۴/اکتوبر ۲۰۰۱ء تک مرکزی جمعیت کے ناظم عمومی کے جلیل القدر عہدہ پر فائز رہے، اس طرح آپ لگ بھگ ۱۷/سال تک مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے نائب ناظم، قائم مقام ناظم اعلیٰ اور ناظم عمومی کے عہدوں پر فائز رہے۔

آپ کے دور نظامت میں متعدد اہم اجلاس اور کانفرنسیں ہوئیں اور کئی اہم مسابقے ہوئے جن میں ''حرمت حرمین شریفین'' کانفرنس، ''کل ہند مسابقہ حفظ حدیث شریف'' اور ''کل ہند مسابقہ حفظ وتجوید قرآن کریم'' جیسے اہم دینی پروگرام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ''حالات حاضرہ پر علماء اہل حدیث کانفرنس'' منعقد کی اور اس موقعہ پر علماء اہل حدیث کی خدمات پر مشتمل ایک یادگاری مجلّہ ''نقش فکر وعمل'' شائع کیا۔ آپ کے دور نظامت میں ''صوت الاسلام'' لائبریری قائم ہوئی۔ پندرہ روزہ جریدہ ترجمان ہفت روزہ شائع ہوا۔ ہندی داں طبقہ کے لیے ماہنامہ ''اصلاح سماج'' کا اجراء عمل میں آیا۔ بیرون ملک مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کو متعارف کرایا۔ اس سلسلے میں ملک وبیرون ملک کے بے شمار دینی ودعوتی دورے کئے۔ ناظم عمومی کی حیثیت سے آپ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔

پریس ریلیز کے مطابق مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے علاوہ بھی اور دیگر اسلامی اداروں اور تنظیموں سے وابستہ رہے۔ چنانچہ آپ جامعہ سلفیہ بنارس کی مجلس انتظامیہ، عالمی اسلامی کونسل لندن کی مجلس عاملہ، آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے رکن، کل ہند مسلم مجلس مشاورت کے رکن نیز آل انڈیا ملی کونسل کے نائب صدر رہے۔

آپ نے اپنا ایک علمی اور تحقیقی ادارہ ''الدار العلمیہ'' کے نام سے قائم کیا جس سے مختلف زبانوں میں سو سے زائد بیش بہا علمی اور تحقیقی کتابیں شائع ہوئیں اور عالمی سطح پر اس کی ایک پہچان قائم ہوئی۔

موصوف کا شمار جماعت کے انتہائی سرگرم وفعال قائدین میں ہوتا ہے۔ کئی سال قبل فالج کا حملہ ہوا جس سے ان کی سرگرمیاں سرد پڑ گئیں کسی قدر افاقہ ہوا تو پھر ملی وسماجی کاموں میں حصہ لینے لگے لیکن گزشتہ ماہ پھر فالج کا حملہ ہوا اور کلی طور پر صاحب فراش ہوگئے۔ ہاسپٹل میں عیادت کے وقت ان کی حالت دیکھ کر اندازہ ہو رہا تھا کہ اللہ کی رحمتوں پر یقین کامل رکھنے کے باوجود طبیعت حوصلہ افزا نہیں ہے۔ گزشتہ دنوں پنت ہاسپٹل، دہلی میں زیر علاج ہی تھے کہ دل کا دورہ پڑا اور آرٹی مج ہاسپٹل گڑگاؤں میں علاج کی غرض سے منتقل کیا گیا لیکن طبیعت سنبھل نہ سکی اور ڈاکٹروں نے گھر پر ہی رکھنے کا مشورہ دیا جہاں آج تقریباً پونے چار بجے دن اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ اللہ تعالیٰ ان لغزشوں کو نیکیوں میں بدل دے، جماعتی وملی خدمات کو شرف قبولیت بخشے اور جنۃ الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان خصوصا ان کی اہلیہ محترمہ جو شریک حیات کے ساتھ شریک دعوت رہیں، ان کے صاحبزادگان محمد وعبید اور صاحبزادیوں نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین یارب العلمین

تدفین قبرستان قوم پنجابیان شیدی پورہ نزد عیدگاہ دہلی میں کل صبح آٹھ بجے عمل میں آئے گی۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور دو بیٹے محمد خلجی اور عبید خلجی ہیں۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر محترم جناب مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی ان کے نائبین، ناظم عمومی مولانا محمد ہارون سنابلی، ان کے نائبین اور ناظم مالیات الحاج وکیل پرویز وجملہ ارکان شوریٰ وعاملہ وکارکنان دفتر مرکزی جمعیت نے ان کی وفات پر اپنے غم وافسوس کا اظہار کیا ہے اور موصوف کے پسماندگان وجملہ اہل جماعت وجمعیت نیز عام مسلمانوں سے اظہار تعزیت کیا ہے اور موصوف کی مغفرت وبلندیٔ درجات کی دعا کی ہے۔

(۲)

مولانا محمد سالم قاسمی کا سانحۂ ارتحال بڑا ملی خسارہ/مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی

دہلی: ۱۴/اپریل ۲۰۱۸ء

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند سے جاری ایک اخباری بیان میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی نے دارالعلوم (وقف) دیوبند کے صدر مہتمم معروف عالم دین مولانا محمد سالم قاسمی کے انتقال پر گہرے رنج وافسوس کا اظہار کیا ہے اور ان کی موت کو بڑا علمی وملی خسارہ قرار دیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ حضرت مولانا محمد سالم قاسمی حضرت مولانا محمد طیب کے صاحبزادے، ان کے علمی وملی کاموں کے امین وجانشین اور بزرگوں کی یادگار تھے۔ انہوں نے دارالعلوم دیوبند اور دارالعلوم (وقف) اور آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت وغیرہ کے پلیٹ فارم سے ایک لمبی مدت تک علمی وملی خدمات انجام دیں۔ اپنے بلند اخلاق اور اعلیٰ ظرفی کی وجہ سے مقبول خاص وعام تھے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی دعوت پر اس کے پروگراموں میں شرکت فرماتے تھے، پیغام ارسال کرتے اور ہمت افزائی فرماتے تھے۔ ابھی حالیہ دنوں چونتیسویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی مناسبت سے باوجود شدید علالت اور پیرانہ سالی کے انہوں نے اپنا پیغام بقلم صاحبزادۂ خود وجانشین خویش محترم مولانا ابوسفیان قاسمی صاحب ارسال فرمایا تھا اور نیک مشوروں اور دعاؤں کا سوغات بھیجا تھا۔ مولانا اس کے علاوہ مسلم پرسنل لاء بورڈ اور دیگر تعلیمی اور اصلاحی اداروں کے بھی رکن رکین اور عہدیدار تھے اور اپنا فعال کردار ادا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ ان کی تمام حسنات کو قبول فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور خطاؤں کو معاف فرمائے۔ خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھی مرنے والے میں۔

اللہ تعالیٰ ملت خصوصا دارالعلوم (وقف) دیوبند کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے اور ان کے صاحبزدگان اور پسماندگان خصوصا محترم مولانا ابوسفیان قاسمی حفظہ اللہ کو ان کا جانشین اور نعم البدل بنائے اور ان کو صبر وسلوان بخشے۔ آمین

(۳)

شعبان کا چاند نظر آگیا
کل ۱۸/اپریل ۲۰۱۸ء کو شعبان کی پہلی تاریخ ہوگی

دہلی: ۱۷/اپریل ۲۰۱۸ء

اہل حدیث رویت ہلال کمیٹی دہلی سے جاری ایک اخباری بیان کے مطابق آج مورخہ ۱۷/اپریل ۲۰۱۸ء کو بعد نماز مغرب اہل حدیث رویت ہلال کمیٹی دہلی کی ایک اہم نشست اہل حدیث منزل، اردو بازار جامع مسجد، دہلی میں منعقد ہوئی اور دہلی واطراف اور ملک کے مختلف حصے سے چاند کی رویت کی مصدقہ ومستند خبر موصول ہونے کے پیش نظر اہل حدیث رویت ہلال کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ کل ۱۸/ اپریل ۲۰۱۸ء کو شعبان ۱۴۳۹ھ کی پہلی تاریخ ہوگی۔ ان شاء اللہ

(۴)

جسٹس راجندر سچر کا انتقال عظیم قومی خسارہ

دہلی: ۲۱/اپریل ۲۰۱۸ء

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند سے جاری ایک اخباری بیان میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی نے دہلی ہائی کے سابق چیف جسٹس راجندر سچر کے انتقال کو عظیم قومی خسارہ قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ جسٹس راجندر سچر جیسے انسان دوست اور سیکولر ذہن وفکر رکھنے والی شخصیات کی بے لوث مساعی کی وجہ سے وطن عزیز میں گنگا جمنی تہذیب اور حق وانصاف کی روایت زندہ ہے۔

امیر محترم نے اپنے بیان میں کہا کہ ہندوستان میں مسلم اقلیت کی تعلیمی واقتصادی حالت گوکہ ظاہر وعیاں تھی لیکن انہوں نے جس غیر جانبداری اور احتیاط وتحقیق کے ساتھ اپنی رپورٹ اور حق وانصاف پر مبنی اپنی سفارشات پیش کیں وہ قوم وملت اور حکومتوں کے ضمیر کو بیدار کرنے کے لیے کافی تھا۔ لیکن ان سفارشات کے نفاذ کے تعلق سے حکومتوں کا رویہ روایتی اور افسوس ناک رہا۔ جسٹس سچر نے ایک طرف حکومت کی طرف سے سونپی گئی اہم ذمہ داری کو بحسن وخوبی نبھایا تو دوسری طرف عدل وانصاف کے تقاضوں کو بھی بدرجہ اتم پورا کیا اور ایک لمبی مدت تک مختلف اہم پلیٹ فارموں خصوصا عدلیہ کے ذریعہ بڑی خدمات انجام دیں۔ انہوں نے ناانصافیوں اور ظلم کے خلاف ہمیشہ آواز بلند کی۔ وہ وطن عزیز میں ہندو مسلم اتحاد، قومی یکجہتی اور سیکولرزم کی علامت تھے اور ان حوالوں سے ہمیشہ یاد کیے جائیں گے۔ بلاشبہ سچر کمیٹی سفارشات کا نفاذ ملک وقوم کے خادم جسٹس سچر کے لیے بہترین خراج عقیدت ہوگی۔

(۵)

کمسن بچیوں کی عصمت دری پر پھانسی کی سزا کے آرڈیننس کا خیر مقدم

دہلی: ۲۳/اپریل ۲۰۱۸ء

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند سے جاری ایک اخباری بیان میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی نے کہا ہے کہ مرکزی کابینہ نے بچیوں کی عصمت دری کے قصورواروں کو پھانسی کی سزا کا التزام کرنے والے فوجداری قانون (ترمیمی) آرڈیننس 2018 جس میں من جملہ دیگر ترمیمات کے ۱۲/سال سے کم عمر بچیوں کی عصمت دری پر پھانسی، نابالغوں کی عصمت دری کے سلسلے میں فاسٹ ٹریک کورٹ کا انتظام اور فورنسک جانچ کے ذریعہ ثبوت حاصل کرنے کی جو تجویز پاس کی ہے، جس کو عزت مآب صدر جمہوریہ نے منظوری دے دی ہے اور جو نافذ العمل بھی ہوگیا ہے وہ بلا شبہ ایک تاریخی اور قابل ستائش اقدام ہے۔ہم اس کا پرزور خیر مقدم کرتے ہیں۔

امیر محترم نے اپنے بیان میں توقع ظاہر کی ہے کہ سخت ترین دفعات پر مشتمل یہ آرڈیننس جلد ہی قانون کی شکل اختیار کرلے گا۔جس سے خواتین خصوصا قوم کی معصوم بیٹیوں کے خلاف جنسی زیادتیوں پر روک لگے گی اور ان کی عصمت دری اور استحصال پر بھی قدغن لگے گا۔ کیوں کہ ہر عمر کی خواتین سمیت معصوم بچیوں کی عصمت دری کے واقعات نے ملک کے ضمیر کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے۔یہی وجہ ہے کہ وطن عزیز کا ہر مہذب، متدین اور باغیرت انسان ان غیر انسانی بلکہ حیوانی حرکتوں میں ملوث لوگوں کی پھانسی کا مطالبہ کررہا تھا۔بلاشبہ یہ آرڈیننس ملک کے غیور عوام وخواص کی دل آواز ہے۔

امیر محترم نے مزید کہا کہ پھانسی کے لیے اگر عمر کی شرط ختم ہوجائے تو اس قانون میں مزید مضبوطی آئے گی اور عصمت دری کے دلدوز اور گھناؤنے واقعات میں مزید کمی آئے گی۔

اس کے علاوہ عصمت دری دیگر اسباب وعلل کا بھی سد باب ہونا ضروری ہے اور اس میں ہر شہری اور فرد ومعاشرہ کی ذمہ داری ہے کہ اس کی روک تھام کے لیے سب اپنا مذہبی، شہری، انسانی اور اخلاقی فرض ادا کریں۔خصوصاً جنسی بے راہ روی اور برانگیختگی کے برے مظاہر کو بھی ختم کرنا، عورتوں اور نئی نسل کو استحصال سے بچانے کے لئے ضروری ہے۔

....

ایک روزہ عظیم الشان وجلسہ دستار بندی:

مدرسہ اسلامیہ سیگوڑی، پٹنہ بہار میں ایک روزہ عظیم الشان جلسہ ودستار بندی کا پروگرام زیر سرپرستی فضیلۃ الشیخ ذکاء اللہ صاحب المدنی حفظہ اللہ سابق استاذ جامعہ ابن تیمیہ مشرقی چمپارن اور زیر صدارت فضیلۃ الشیخ خورشید عالم صاحب المدنی حفظہ اللہ نائب امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث بہار منعقد ہوا۔

نظامت کا فریضہ جناب مولانا جمیل اختر شفیق صاحب تیمی نے انجام دیا۔اس موقع پر جن مشاہیر علماء نے عوام الناس کو خطاب فرمایا ان میں شیخ ثناء اللہ صاحب المدنی نے کہا کہ: آج سماج کے اندر شادی کو اسلامی بنانے کی ضرورت ہے کیونکہ اس سے لاپرواہی کے سبب پورا مسلم معاشرہ سسک رہا ہے۔شیخ عبدالغفار صاحب السّلفی نے اصلاح معاشرہ کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر مسلمان اپنی موجودہ حالات کے اندر سدھار پیدا کرنا چاہتے ہیں تو انہیں اپنی اخلاقیات پر خصوصیت کے ساتھ توجہ دینے کی ضرورت ہے کیونکہ آج لفظوں کے تانے بانے بننے کے بجائے عملی طور پر اسلام کو پیش کرنے کی ضرورت ہے۔

صدر جلسہ شیخ خورشید عالم صاحب المدنی حفظہ اللہ نے تعلیم کی اہمیت وافادیت کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دنیا کے اسٹیج پر وہی قوم ترقی کے جھنڈے گاڑنے میں کامیابی حاصل کرپاتی ہے جس کے اندر تعلیم حاصل کرنے اور اس کے فروغ کا جذبہ موجود ہوتا ہے، لیکن ہم نے تعلیم سے اپنا رشتہ کمزور کرلیا ہے۔مسلمانو! اگر یہ چاہتے ہو کہ تمہاری آنے والی نسلیں سر اٹھا کر جی سکیں تو انہیں تعلیم کے زیور سے آراستہ کراؤ۔ایک روٹی کم کھاؤ مگر اپنے بچوں کی تعلیم پر توجہ دو۔

اخیر میں بزرگ عالم دین شیخ ذکاء اللہ صاحب المدنی حفظہ اللہ کے تاثراتی کلمات کے بعد ان ہی کی دعاؤں پر پروگرام اختتام تک پہونچا۔(صدر المدرسین، محمد صدیق کریمی، 9973778750)

دعائے صحت کی اپیل : جنوبی ہند ٹملناڈ، وترچنا پلی، جماعت اہل حدیث کے غیور سرگرم اور فعال جناب عبدالسبحان آج کئی ماہ سے بیمار چل رہے ہیں۔ ان کی صحت یابی کے لئے قارئین سے عموماً اور علماء کرام سے خصوصاً دعا کی اپیل ہے۔(ابومغاذ انجم، نیپال)

☆☆☆

مکتبہ ترجمان کی

نصابی کتابیں

چمن اسلام قاعدہ	26/-
چمن اسلام اول	20/-
چمن اسلام دوم	26/-
چمن اسلام سوم	28/-
چمن اسلام چہارم	28/-
چمن اسلام پنجم	35/-
چمن اسلام مکمل سیٹ	163/-